



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ طبع اول

خدا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سہ قے میں مسلمانوں کے حال پر رحم کرے۔ واما اول المسلمین۔ ان کی دنیاوی حالت جس قدر خستہ و خراب ہو چکی ہو اور ذر ذر جو تکی چلی جا رہی ہو ہم اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں سلطنتہ حکومت۔ دولت۔ سب نعمتیں ان سے بھین گئیں اور اگر یہی حال رہا اور ظاہری سامان تو ایسے ہی نظر آتے جس کی یہی حال ہے کا کوئی دن کو یہ ہو دیوں کی طرح صفحہ روزگار سے مرٹ جانیں گے یا سین جی میں گئے تو ان کی طرح ذلیل و خوار ہو کر رہیں گے **فَمَنْ يَنْتَظِرْ لَهُمْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ** خدا کو جو معاملہ مسلمانوں کے ساتھ کرنا منظور ہے اُس کو تو وہی بہتہ جانتا ہے مگر ہم تو عالم اسباب میں پیدا کیا ہے جہاں ہر واقعے کا کوئی سبب ہوتا ہے اور ہر سبب کا کوئی نتیجہ عقل ہی ہے جس کے ذریعے سے ہم ہر واقعے کا سبب معلوم کر سکتے ہیں اور دوسرے زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر ہم کو اختیار بھی دیا ہے کہ اسباب خالق کو رفع او موافق کو متا کر سکتے ہیں پھر ہمارا مذہب بھی ایسا نہیں کہ اُس کو دنیا سے کچھ تعلق نہ ہو بلکہ وہ ایک دستور العمل ہے جامع کہ آدمی طفلی اور جوانی اور پیری اور تجرد اور تامل اور تو انگری اور فقیری اور سفر و حضر کسی حالت میں بھی تو اُس کے لئے اُس میں کافی ہدایت موجود ہے اور نتائج نے ہمارے کھانے پینے۔ چلنے پھرنے باگئے سونے۔ اٹھنے بیٹھنے۔ رستے ناٹے۔ میل ملاپ۔ لین دین۔ حرکات سکناات۔ غرض کل معاملات کے لئے قاعدے بنادینے میں کہ اگر ہم اُن قاعدوں پر چھ جائیں تو کیا زندگی بھی اچھی طرح گزار دیں اور آخرت میں بھی خدا سے سرخ رو ہوں **مَنْ عَمِلْ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اٰتٰنًی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلْيُجِدْ جَزَاؤَہٗ حَبْوً لَا طَیْبَ لَہٗ وَ لَا نَجْوٰی لَہُمْ اَحْسَرُہٗ بِالْحَسَنِ** کا کالہ الیعدون پس صبا کہ لے یعنی اُن یردلت اور خداجی لیس دی گئی ہدایت یود کے بارے میں اُترتی ہے جو اُس نعتہ بادشاہ یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسل میں پہنچنے والے ایک نہایت بزرگ سلطنت کے لیے مناسب آسمی ہون دھالی تھی اب اغفر لی دھلی مکا لا یعنی لا حد میں بعدی (اس میرے پروردگار) میرا قصور معاف فرما او مجھ کو ایسی سلطنت عنایت کر کہ یہ میرے بچے کسی کو نہ اوار نہ جو خدا تعالیٰ نے اُن کی اس دعا کو قبول فرمایا اور نہ مانگی سلطنت عنایت کی بلکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد اُن کی نسل یو دکا یہ حال ہو کہ اتنا ترانہ فرمایاں اور پھر عیوں کو ایذا میں دیے اور قتل کرنے کی سیاست سے بڑی بی ٹھینوں میں مبتلا ہوئے اُن میں وہاں اُس بڑوں میں جھٹکے جھٹکے تھے اور بلاک تھے۔ اس کے باہر سلطنت کھل گئی قبضہ کے غلام بنائے گئے بدو جن کے لئے اب کھولوں آمارے بس یہ تھے نہ تو ان کو چین نہ تھے نہ بین۔ جو اور جو۔ بریں کس ایک بیتے بھڑ میں پر ان کی شاہانہ عاوتہ نہیں تھی گو فرشتہ انگریز کی اُٹن وانصاف و سحر ہی ہوئی مملداری کہ انکا تان اور ہندوستان میں ان کو اُس اور اطمینان کے ساتھ بود و باس کرنا اور تجارت وغیرہ کے ذریعے سے معاش حاصل کرنے کا موقع مل گیا ہے ۱۲ محمد مجرم بخش غنی عنہ) ۱۳ جو شخص نیک عمل کرے گا مردہ و یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہمارا دنیا میں بھی اُس کی زندگی اچھی طرح لبر کر ایں گے اور اُن کو آخرت میں بھی اُن کے (ان) بہت اعمال کا صلہ ضرور عطا فرمائیں گے ۱۴

میں اپنی کسی کتاب میں لکھ چکا ہوں ہم مسلمانوں کے لئے دین کو دنیا سے جدا کرنا ایسا ہر جیسا کوئی شخص چاہے کہ عرض کو جو ہر سے لازم کو ملزوم سے۔ روح کو جاندار سے۔ جو کو کھل سے۔ نو کو آفتاب سے اور ناخن کو گوشت سے جدا کرے۔ اگر ہم مسلمانوں کی دنیاوی حالت خراب ہے تو ممکن نہیں کہ دنیا کی لپیٹ میں ہمارا دین درست رہا ہو۔ ہم مسلمان ہنزلہ ایک عمارت کے ہیں جو ستوں دین پر قائم کی گئی۔ اب اگر وہ عمارت اگر نہ ہو رہی ہے تو ضرور ہے کہ ستوں بودا پر گیا ہے۔ محال عقل ہے کہ سبب واحد سے دو متضاد نتیجے پیدا ہوں۔ ہو نہیں سکتا کہ مذہب ہی ایک وقت ہماری قوت اور توانائی کا باعث ہو جیسا کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمان اور پھر وہی مذہب دوسرے وقت ہم کو ایسا کمزور اور ناتوان کر دے جیسے کہ ہم اب ہیں۔ پس ہونہ ہو ضرور دین اور ضعف اور نور اور خلل ہمارے دین مذہب میں بھی آگیا ہے۔ دوسرے ملکوں کے مسلمانوں سے تو بحث نہیں مگر ہند کے مسلمانوں کی تو ہم کہتے ہیں کہ ان کو دیکھ کر بے اختیار یہ بات منہ سے نکل جاتی ہے کہ مسلمانان درگو مسلمانان درگمنا۔ وہ اسلام جس نے اونٹوں کے چر لئے والوں کے ہاتھ میں نکیل کے عوض زمامِ سلطنت پکڑا دی تھی اب وہی اسلام ہے کہ شہر بے شمار کی طرح آوارہ دشتِ غربت ہے۔ وہ اسلام جس نے اہل عرب کو تہذیبِ شایستگی کا استاد بنوایا تھا اب وہی اسلام ہے کہ جو قوسِ بر سرِ عروج ہیں مگر وحشی اور بے تہذیب کشتی ہیں۔ وہ اسلام جس نے خدا کی رحمت بن کر دنیا میں امن و صلح کاری اور سازگاری اور اعلیٰ و اتحاف قائم کرنے کے لئے رواج پایا تھا اب وہی اسلام ہے کہ اُس کے پیرو آپس ہی میں لڑے مارتے ہیں۔ ہندوستان میں ضعفِ اسلام کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کی آسمانی کتاب یعنی قرآن جو اصل دین ہے۔ زبانِ عربی میں ہے جو اس ملک کی بولی نہیں اول تو کوئی سی بھی اچھی زبان ہو اُس کا سیکھنا وقت سے خالی نہیں ہوتا اور پھر عربی کے بعد مسافت کی وجہ سے اہل عرب کے ساتھ اختلاط نہیں اور خود عربی دوسری زبانوں کے مقابلے میں بھی مشکل اور اس کے اشکال کی ایک اذنی سی شناخت یہ ہے کہ مثلاً فارسی میں مذکر اور مؤنث کے فرق سے فعل کا صیغہ نہیں بدلتا۔ ایک مرد کو بھی کہتے ہیں امیر اور ایک عورت کو بھی کہتے ہیں امیر مگر عربی میں مرد کو بچاء اور عورت کو بچاءت اسی طرح فارسی میں تنبیہ نہیں دو کو کہتے ہیں امیر اور دو سے زیادہ کو بھی کہتے ہیں امیر مگر عربی میں دو کو اگر مردوں کو کہیں گے بچاء اور عورتیں ہوں تو بچاءت گا دو سے زیادہ مرد ہوں تو بچاءت گا۔ عربی ہون تو حقیقی دیکھو اسی ذرا سے تفاوت سے عربی میں فعل کی ہر گردان کے تیرا صیغے ہیں اور فارسی میں صرف چھ تہہ زبانوں میں تو کوئی محاکمہ کر نہیں رہے کہ اس بات کو زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کریں اور بیان کریں بھی تو جہتوں کی سمجھ میں نہ آئے مگر اسی ایک مثال سے اتنا تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ عربی اور فارسی میں فعلوں کی گردان کے اعتبار سے تیرا اور چھ کی نسبت ہے عربی کچھ تو اپنی ذاتی مؤنث گائیوں کی وجہ سے مشکل تھی اور باہم اُس کو مشکل کیا لوگوں کی بنے بندیریوں نے کہ انھوں نے صرف دعو کے قواعد ایسے پیچیدہ اور کثرت سے بنائے کہ انھیں کے سیکھنے اور سمجھنے میں عمر تحصیل تمام اور پھر بھی خامی باقی نتیجہ ہوا اور اس کے سوا ہونا بھی کیا تھا کہ صرف و نحو پڑھنی تو اس غرض سے شروع کی کہ اُس کے ذریعے سے عربی عبارت پڑھنے سمجھنے کا ملکہ ہو جائے گا مگر صرف و نحو کی محول مہجلیاں سے بھگنا نصیب نہ ہوا۔ غرض صرف و نحو آگاہ اور ذریعہ ہونے کی جگہ خود مقصود بالذات ہو گئی اور اصل مطلب فوت۔ میں نے کسی موقع پر اس کی مثال بھی بیان کی ہے کہ آج کل کے صوفیوں نحو کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس کو اجرامِ فلکی میں عجائباتِ قدرت الہی کا دیکھنا منظور تھا اور اُس نے اُس کے لئے دور بین لگائی مگر وہ دور بین کے کیل پر زوں کی بناوٹ اور ترکیب میں ایسا غلطی ہوا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے بھی نہ پایا۔ عربی زبان اچھی سی فی نفسہ شکل نہی اُس کی صرف و نحو کا ایک انبار نہی اور اہل عرب کے ساتھ بعدِ مسافت کی وجہ سے مغایرت بھی نہی مگر یہ سب باتیں اور اتنی ہی اور ایک طرف۔ اور معاش کی ضرورت ایک طرف۔ یعنی کہیں اگر معاش کا انحصار عربی پر ہوتا تو دیکھتے کہ بننے تھا کہ ملک

اُس کے آگے گردھے۔ گھر کی ٹوند سی غلام دہاتی گنوار بھل ایسے برجستہ شعر کہتے کہ اچھے سے اچھا ادیب ان کو کانہیں کھا سکتا۔ زبان نے دلوں پر اپنا ایسا تسلط بٹھایا تھا کہ شاعر قبیلوں کو قبیلوں سے لڑا مارتے اور ہزاروں کے خون کرا دیتے میلے ٹھیلے مشاعرے کے اکھاڑے ہوا کرتے تھے جن میں بڑے بڑے نامور شاعر اپنے اپنے قصیدے سناتے۔ اور ان میں سے جو چوٹی کے ہوتے بڑے فخر کے ساتھ خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکا جاتے چنانچہ سب سے متعلقہ جواب علی کی اعلیٰ درجے کی کتاب ہے وہ بھی سات شاعروں کے سات قصیدے ہیں اور اسی واسطے متعلقہ کہلاتے ہیں کہ خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکا گئے تھے۔ ہم لوگوں کو تو سپہ گری سے کچھ مناسبت ہی نہیں اور یوں ہی ذریٰ ظہور کچھ بھی تو محکم وقت نے ہتھیارے کر اُس کو بھی سلب کر لیا تو اب کس کی مثال دیں کہ اہل عرب کا نقشہ تمہاری نظروں میں چھ جائے۔ ہاں تم نے دیکھے ہوں تو کابل کی طرف کے پٹھان البتہ سپاہی ہیں۔ پس ایسے ہی سپاہی اہل عرب بھی تھے۔ کالیوں سے تن دونوں میں کم۔ مگر دلیری و جرات میں وہ زیادہ سپاہیانہ شغلی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اُن کو نہ صرف اپنی بہادری پر ناز تھا کہ کبھی کبھی دشاد کی عزت ہو کر رہے ہی نہیں بلکہ کسی بات میں کسی کو اپنا ہمسرا درجہ مقابل نہیں گنتے تھے وہ شریف تھے اُن کی نظریں اور لوگ کہیں۔ وہ عزت دار تھے اور اُن کی نظریں اور لوگ ذلیل۔ وہ زبان آور تھے اور دوسرے لوگ انکی نظروں میں گونگے بے زبان جن کو بولنے اور بات کرنے تک کا سلیقہ نہیں اور اسی لئے وہ دوسروں کو عجم کہتے تھے جس کے معنی ہی گونگے کے ہیں۔ تو فرماؤ ایسے لوگوں کے روبرو کوئی شخص نہیں ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ مانگیں معجزہ تو وہ اُن لوگوں کو کس قسم کا معجزہ دکھائے کہ یہ یون نہ کر سکیں۔ وہ معجزہ نہیں تھا مگر بہادری کا جواب بہادری اور فصاحت کا جواب فصاحت۔ سو بہادری کے متعلق تو پیغمبر صاحب صلعم نے کھلے خزانے کا کر کبہ دیا تھا وَعَلَى اللَّهِ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ۔

وَعَلَى الصَّالِحِينَ لِيَسْمَعَنَّ هُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَمَعْتُمْ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلِيُنْذِرَ هُمْ وَبَنِيَّائِهِمْ الَّذِي ارْتَقَى لَهُمْ وَلِيُبَيِّنَ لَهُمْ مِنْ بَاطِنِ هَؤُلَاءِ أَمْثَلُ أَوْلَادٍ أَتَانَا فِي الْأَرْضِ نَنْفَعُهَا مِنْ أَهْلِهَا أَوَلَمْ يَكُنْ جَمِيعُ مُنْتَصِرٍ سُبْحَنَهُ الْعَمَّةُ وَيُؤْتُونَ الدُّبُورَ بِهِيَ فَصاحت اُس کا جواب دنداش کن تھا قرآن کہ اُن سے بار بار کہا جاتا تھا کہ قرآن صبی فصیح و بلیغ دس سورتیں لاؤ۔ دس نہیں ایک۔ اور تمہاری تو کیا حقیقت ہے اگر دنیا بھر کے جن دانش ہی اس پر کلمہ بستہ ہوں تو قیامت ناکت لا سکیں گے۔ اللہ اللہ یادہ دم دعویٰ کہ کسی اور کو بولنا ہی نہیں آتا یا قرآن کو اُن کی جیسا دعویٰ کہ کو یا کسی کے مثنوی میں زبان سی تھی مسلمانوں سے اڑتے اور مسلمانوں کی خج گئی کرتے رہے اور آخر کا ذلیل ہوئے خود ہوئے جلاوطن ہوئے اور بتیہ جان سے گئے محکمانانہ ہو سکا ایک چھوٹی سی سورت بنت البرمیدان میں آئے قرآن جیسے کلام کا بنانا مقدور بہتر نہ تو قرآن کو اشتہار پائے تیرہ سو برس ہوئے تو کیا بات ہے اس سے یہ کیس نہ کیس سے تو مخالف آواز آتی پڑتی۔ اور خیر آیت مانیں ہو تو اربابانی صحبت باقی آگے کو سہی سچو لوگ بڑی بڑی مٹتی کتابیں اسلام کی تردید میں لکھتے ہیں اپنی ساری قوت ساری فرصت اسی میں کیوں صرف کرتے۔ پس ہند کے مسلمانوں نے اپنے تئیں زبان عربی سے محروم کر کے اپنے ایمان

لہذا مسلمانوں! تم میں سے جو لوگ ایمان لائے۔ انہیں مکمل بھی کرتے ہیں اُن سے خدا کا وعدہ ہے کہ (ایک ایک ان کو ملک کی خلافت یعنی سلطنت) نصرو عنایت کرے گا جیسے اُن لوگوں کو خلافت عنایت کی تھی جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اور جن میں کو اُس نے ان کے لئے پسند کیا ہو یعنی سلام۔ اُس کو اُن کے لئے جہاں رہے گا اور خوف و خطر جو ان کو لاحق ہو اس کے بعد دشمن یہی اُن کو اس کے بدلے میں امن لے گا۔ اس لئے تو کیا یہ لوگ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہم ملک کا چاروں طرف طرقتے پاتے (دفع کرتے) پٹے آتے ہیں تو اس صورت میں کیا یہ لوگ غالب ہیں یا مسلمان اس لئے یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری بڑی قوی جماعت ہے سو کہنی ان جہالت کہ ان کا گردہ شکست کھائے گا اور مسلمانوں کے مقابلے میں بیٹھ پھر پھر کھجائیں گے۔

کو ضعیف کر لیا۔ ان کے پاس بھی مجھے میں مگر وہی ارنیل واقعات تاریخی جو کئی طبیعتوں کو کسی طرح مطمئن نہیں کر سکتے اور نہ اپنے ہی گروہ کو تقلید کی بستی سے نکال کر اجتہاد کے عرش پر چڑھا سکتے ہیں۔ اور ملک دور دراز کی غیرواقعیتوں سے تو اس کی توقع ہی کھنا فضول ہے۔ ملک چین کے واقعات کی نسبت **لی شیہنگ چنگ** کی شہادت ہماری نظر میں کیا وقت رکھ سکتی ہے جب کہ ہم اس شخص کے نام تک سے واقف نہیں کیا یہی حال صینی بودھ مذہب کے معتقد کا نہ ہوگا۔ اگر اُس کے روبرو مثلاً **نمک** کا نام لیا جائے۔ اس کے علاوہ شنیدہ کے بودمانند دیدہ ایک ایسا سچا کھیت ہے کہ انسانی فطرت اُس کی مصدق ہے۔ اسلام میں دیدہ تو یہی ایک قرآنی معجزہ تھا کہ عربی نہ جاننے کی وجہ سے وہ بھی شنیدہ ہو گیا۔ پس معجزوں کے اعتبار سے دوسرے مذاہب پر اسلام کی تفصیل ہی کیا باقی رہ گئی اور افسوس ہے کہ اسلام کی یہ توہیں اور میں توہیں کے سوا اس کو کسی اذلفظ سے تعبیر کر نہیں سکتا، ہم مسلمانوں کی غفلت اور بے پروائی سے ہوئی۔ مگر ہونی اور اب اس کی تلافی عقلاً محال نہیں تو عادتہ نہ در محال ہے لیکن عربی کے نہ جاننے سے دین کو جو نقصان پہنچا سو پوچھا یہ کسی خرابی کی بات ہے کہ مسلمانوں کی دنیاوی حالت بھی اسی کی وجہ سے بگڑ گئی اور بگڑتی چلی جاتی ہے۔ اور بڑا خوف ہے کہ کہیں ان کے دین کو بھی لپٹے ساتھ نہ لے ڈوبے۔ اب مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ ان کو اس دین کی توجہ نہیں اور خبر تو کہاں سے ہو۔ دین ٹھیرا قرآن اور وہ عربی اور عربی تو نا بلکہ جو دین دار ہیں ان کے دین کی بھی بس یہ حقیقت ہے کہ کہیں کسی ہولوی سے کچھ سن سالیان اُس کو تپے باندھا اور اُس کو ہے کی طرح جو ہلدی کی ایک گرہ پا کر اپنے تین منہ ساری تھینے لگا تھا دین دار بن بیٹھے۔ یا جھڑوں کے روبرو کی طرح اگلی جھڑ کے پیچھے ہو بیٹے۔ وہ اگلی جھڑ کنوئیں میں گرے تو اور کسی کے کھیت میں جا پڑے تو۔ وہ بچوں کو کہ نہ کو اپنے کرم سے غفلت کہ نہ ہند کا نور اسلام سے منور کرنا منظور تھا کہ اُس کے ایک خاص الخاص بندے اُس کے مقبول بندے مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز دہلی میں پیدا ہوئے اور انھوں نے اور ان کے خاندان نے ہند میں اسلام کی قریب قریب ویسی ہی خدمتیں کیں جیسی عرب میں قرون اوئی کے مسلمانوں نے یعنی صحاب نے تابعین نے تبع تابعین نے ائمہ مجتہدین نے کی تھیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ ہندوستان میں اسلام تنہا کچھ ہی ہے اور جیسا کچھ ہی ہے اسی خاندان عالی شان کا طفیل ہے۔ ان بزرگوں نے اسلام کی اشاعت میں وہ کیا جو دین حق کا دل دادہ قوم کا مصلح ہمدرد و خیر خواہ رہا۔ جو دین کی کتابوں کے درس دیئے ترجمے کئے وہ خطائے تصنیف کس جزا اھم اللہ عتداء عن سائر المسلمین جزاء حسننا ہو نہیں سکتا تھا کہ ان کو ترجمہ قرآن کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ زبان عربی کا اشکال مسلمانوں کا اور ذرا خیال کرنے کی بات ہے کہ اب سوا سو ڈیڑھ سو برس پہلے کے مسلمانوں کا تصور بہت۔ ان کا عربی سے حرمان ان کو اپنی طرح سے معلوم تھا۔ چنانچہ قرآن کا سب سے پہلا ترجمہ وہ ہے جو مولانا شاہ جہری میں مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے کیا تھا۔ اس کتنا ہوں کہ یہ بزرگ زمانے کے حالات پر کتنی سیخ نظر رکھتے تھے کہ شاہ باب نے فارسی ترجمہ کی ضرورت معلوم کی پھر تو نہیں دو سو نہیں صرف پچیس برس بعد ان کے بیٹے شاہ عبدالقادر صاحب کو معلوم ہوا کہ عام مسلمان فارسی بھی کم سمجھتے ہیں کہ ششہ میں انھوں نے اردو ترجمہ کیا جو موضع القرآن کے نام سے مشہور ہے اور اردو کا بہتر سے بہتر ترجمہ سمجھا جاتا ہے اور وہ فی الواقع اپنے وقت میں بہتر سے بہتر تھا جی۔ اس سے کہ ششہ میں مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے فارسی ترجمہ کیا اور ششہ میں مولانا شاہ عبدالقادر صاحب نے اردو و صاف ظاہر ہے کہ ششہ میں فارسی کا رواج اتنا کم ہو چلا تھا کہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کو قرآن کا اردو ترجمہ کرنا پڑا تو اب ۱۳۱۲ھ میں فارسی کا کیا حال ہوا ہو گا بے شک عربی کی طرح فارسی معدوم نہیں ہے یہ شخص میں منقص رہیں کے بعد اول درجے کا آدمی ہو ۱۲۱۵ھ سے ۱۲۱۶ھ میں ان کو بہاری اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہتر اور اجتہاد لہ نہایت کرے ۲۰۰

ہوئی مگر یہ بجا پر ہی مہمان چند روزہ ہے۔ اگر ماندہ شبے ماندہ شب دیگر نے ماندہ۔ الحاصل جس غرض سے مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ فی فارسی ترجمہ کیا تھا کہ مسلمان فارسی کثرت سے سمجھتے ہیں اسی ذریعے سے ان کو قرآن کے مطالب سمجھائے جائیں وہ غرض تو فوت ہوگئی یا عنقریب فوت ہونے والی ہو کہ نہ فارسی دان مسلمان رہیں گے اور نہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے ترجمے کو کوئی سمجھے گا اِنَّ اللہَ وَاَنَا اِلَیْہِ رَاٰجِعُوْنَ لیکن گزرنے کے انقلاب نے مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے ترجمے کو بیکار سا کر دیا۔ مگر ترجمہ تو حقیقت میں ایسا مستند ہے کہ جو شخص قرآن کے لفظ لفظ میں تیرے وہی اُس کی قدر جان سکتا ہو۔ فی الحقیقت قرآن کے مترجم ہونے کے لیے جتنی باتیں درکار ہیں ترجمے سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ سب مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ میں علی وجہ الکمال پائی جاتی تھیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مولانا صاحب کی نظر تمام امور اور آدمیوں کی کتابوں پر ایسی وسیع ہو کہ کس اُنھیں کا حصہ تھا۔ اب کوئی ایک مضمون کرے تو اُس کو یہ بات نصیب ہو اور وہ بھی شاید۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک آیت بلکہ ہر ایک لفظ کی نسبت مفسرین کے جتنے اقوال ہیں وہ سب اُن کے پیش نظر ہیں اور وہ اُن میں جس کو راجح پاتے ہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ جب ایک خاندان کے ایک چھوڑے میں تین ترے لوگوں کو مل گئے۔ ایک فارسی مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا اکٹھے دو اور دو ایک شاہ عبد القادر صاحبؒ کا اور ایک شاہ رفیع الدین صاحبؒ کا تو اب ہر ایک کو ترجمہ کا حوصلہ ہو گیا مگر خاندان شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے سوا کوئی شخص مترجم ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا وہ ہرگز قرآن کا مترجم نہیں بلکہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ اور ان کے بیٹوں کے ترجموں کا مترجم ہے کہ اُنھیں ترجموں میں اُس نے کچھ رد و بدل تقدیم و تاخیر کر کے جدید ترجمہ کا نام کر دیا ہو یہی ترجمے در ترجمے ہی کی غلطی اور بے احتیاطی تو تھی جس نے پہلی آسمانی کتابوں کا اعتبار اٹھا دیا اور دین میں ایسا خستہ ڈالا کہ قیامت تک بند ہونے والا نہیں ایک شخص نے مجھ سے تذکرہ کیا کہ ایک فلاں مترجم نے اردو قرآن کا ترجمہ کیا تھا اُس کی انگریزی بھی ہوگئی ہے۔ میں تو یہ سن کر کانپ اٹھا کہ کہیں میرے اس ترجمے کے ساتھ کوئی صاحب یہ سلوک نہ کرے۔ اور میں اس تقریب سے سب کو آگاہ کئے دیتا ہوں کہ میں نے اسی دور سے اس ترجمے کی جڑیں کرائی ہے کہ کوئی صاحب کسی زبان میں اس ترجمہ کا ترجمہ نہ فرمائیں ورنہ دنیا کے علاوہ خدا کے روبرو ان کو جواب دہی کرنی پڑے گی۔ ایک زبان کے مطلب کو دوسری زبان میں ادا کرنے کا نام ہر ترجمہ۔ ترجمے کے معنی بتانے آسان ہیں مگر ترجمہ کرنا مشکل۔ میں مبت پیٹے سے ترجمے کو اشکال سے واقف ہوں اور مجھ کو ایک زبان سے دوسری زبان میں مختلف طور کی کتابوں اور تحریروں کے ترجمہ کرنے کا اتفاق ہوا ہے اور ہوتا رہتا ہے۔ کوئی میرے دل سے پوچھے کہ میں ترجمے کو کیسا خیال کرتا ہوں میں نے کتابیں تصنیف بھی کی ہیں مگر ترجمے سے آدمی رحمت بھی تصنیف میں نہیں اٹھائی پڑی مصنف کو صرف مضمون کی پابندی ہے اور مترجم کو مضمون کی الگ اور ایک چھوڑ دو در زبانوں کی الگ۔ بیڑی دونوں کے پانوں میں ہے مگر بیڑی کے علاوہ مترجم کی دونوں مشکلیں بھی کسی ہوتی ہیں اور اُس کے گلے میں طوق بھی ہے۔ قرآن کی وہ آیت دَمِنْ اَیَاتِہِ یُتْلٰوُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْاُخْتِلَافُ اَلَسِّنِّتِکُمْ وَاَلَا اَنْتُمْ کُوْنُوْا مُزَاجِرُوْنَ دفعہ پڑھی ہوگی مگر جب تک میں نے قرآن کا یہ ترجمہ نہیں کیا مجھ کو اختلاف السنہ کی قدر لگنا بیغی معلوم ہوئی نہیں۔ اختلاف السنہ یہی نہیں ہے کہ مثلاً اہل عرب آسمان کو سما کہتے ہیں۔ زمین کو ارض۔ پانی کو مار۔ آگ کو نار اگر اسی میں اختلاف السنہ کا انحصار ہو تو یہ کچھ ایسی بڑی بات نہیں لغت کی ایک کتاب بادر لینے سے آدمی دوسری زبان سیکھ لے سکتا ہے۔ نہیں اختلاف لغت کے علاوہ مضمون کا اختلاف ہے۔ تذکرہ و تالیف کا اختلاف ہے۔ تشبیہ و جمع کا اختلاف ہے۔ روابط کا اختلاف ہے۔ تضادات

لے اور آسمان زمین کا پیدا کرنا اور دھاری بویوں اور تھاری رنگتوں کا مختلف ہونا۔ (یہ بھی) اُس کی قدرت کی نشانیاں میں سے ہے ۱۳۔

عہد کو اسمہ کی ہیں کہ ہم کو جس حال میں چاہے رکھے۔ اور ہم اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں تو وہ ہمارے صبر کا ہم کو ہر دے گا، ۱۴۔

کا اختلاف ہو۔ اشتراک اختلاف ہو۔ ترتیب الفاظ کا اختلاف ہو۔ ان میں سے بعض اختلافات ایسے ہیں جن کا رفع کرنا مترجم کے اختیار سے خارج ہے۔ مثلاً محاورات کا اختلاف کہ مترجم زبان کا محکوم ہے نہ حاکم کہ اپنی طرف سے محاورات تصنیف کرے۔ اشتراک کا اختلاف تھوڑی تشریح کا محتاج ہے اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ ہر ایک زبان میں کوئی کوئی لفظ کسی کنی معنوں میں مشترک ہوتا ہے۔ اگرچہ کام میں ایک خاص معنی مراد ہوتے ہیں مگر اشتراک کی وجہ سے دوسرے معنی بھی سننے والے کے خیال میں آجاتے ہیں اور یہ انتقال ذہن ایک خاص طفت پیدا کرتا ہے۔ اور اسی پر شاعری کے بڑے حصے کا مدار ہے۔ تم نے ان لمبیاں سنی ہوں گی۔ ان سے اشتراک کا مطلب بہت آسانی سے سمجھ میں آجائے گا مثلاً پوچھتے ہیں کہ روٹی کیوں خبی۔ گھوڑا کیوں بگڑا۔ اور پان کیوں گلا۔ اب دیکھو کہ روٹی اور گھوڑا اور پان تین بے چوڑ باتیں ہیں اور اسی لیے ان باتوں کو ان ملی کتے ہیں کہ ان میں میل نہیں۔ پوچھنے والے کا مطلب یہ ہے کہ اس سوال کے جواب میں صرف ایک لفظ ایسا کہ روٹی کے جلنے اور گھوڑے کے بگڑنے اور پان کے گھسنے کی وجہ بتلا سکے۔ اس ان ملی کا جواب ہے نہ چیرنے سے اردو میں چیرنا نہیں کہ چھیرنا ہے۔ ایک روٹی کا چھیرنا کہ روٹی تو ہے پر ڈالی جب وہ دونوں طرف سے کسی قدر بگ گئی تو اس کو توبے سے اُٹا چوڑے کے ایک بازو سے لگا لکھڑا کر دیا۔ اور اس کو چھیرتے یعنی کھاتے رہے کہ چلنے نہ پائے۔ دوسرا گھوڑے کا چھیرنا کہ اس کو کاڑا دیا جائے یا یہ کہ چابک سوار بالاد کوئی اس کو چکرتے لائے۔ تیسرا چھیرنا پان کا چھیرنا کہ پوڑی اس کو روزانہ پلٹ کرتا رہتا ہے کہ پان پان سے لگ کر کھٹنے نہ پائے تو یہ تین قسم کا چھیرنا ہوا جس کے واسطے اردو میں ایک لفظ ہے کہ وہ ان ملی کا جواب ہو سکتا ہے مگر اردو کے سوا کسی دوسری زبان میں چھیرنے کے مقابل کوئی ایک لفظ جامع نہیں۔ غرض یہ ایک مشکل ہے جو ترجمہ کے لئے کسی طرح رفع نہیں ہو سکتی۔ بلکہ محاورات کے اختلاف کی بھی کچھ تصریح کرنی چاہیے کہ وہ کیا ہے کہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تاہم ترتیب الفاظ سے ہم درگزر نہیں کر سکتے یہی تو بڑی وجہ ہے جس نے ہم کو ترجمہ کرنے پر مجبور کیا ہے۔ لیکن تم اس کو دو ہی باتوں میں سمجھ لو گے مثلاً بی میں فارسی کی طرح پیٹ منصات لائے ہیں اور پھر منصات البیہ جیسے علاحدہ دُکُت یا غلام زید مگر اردو میں بالکل اس کا الٹا ہے کہ زید کا غلام مطلب تو غلام زید کا ہے حتیٰ سمجھا جاتا ہے مگر زید کا غلام فصیح اردو ہے۔ اور غلام زید کا غیر فصیح اسی طرح عربی میں فعل فاعل اور مفعول دونوں پر مقدم ہوتا ہے جیسے فَکَرْتُ زَيْدًا غَمَرًا اور اردو میں فعل کو پورا لانا پڑتا ہے فَکَرْتُ زَيْدًا غَمَرًا کا لفظی ترجمہ ہے مارا زید غم کو مگر غیر فصیح اور ترجمہ زید نے غم کو مارا جب تین لفظوں کے جملے میں ترتیب الفاظ کا یہ اختلاف ہے تو ترجمہ کچھ سیکھنے ہو کہ بڑے جملے میں جس کے ساتھ تعلقات کا ذکر چھپا دیا جی لگا ہوتا ہے اگر اصل عبارت عربی کی ترتیب کا لحاظ کیا جائے تو اردو کی عبارت کا کیا حال ہوگا۔ یہ ہے وہ بڑی کمی جو مولانا شاہ

رفیع الدین صاحب کے ترجمے میں توسل ہوا۔ اور مولانا شاہ **عبدالقادر** صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمے میں اکثر پانی جاتی ہے اور یوں زبان کے رد بدل کو نو سو برس کی مدت بھی کم نہیں۔ لوگوں کا عام خیال تو یہ ہے کہ انگریزی مملداری میں زبان اردو سترزل کر رہی ہے مگر یہ خیال غلط اور ابہر فریب ہے۔ عربی فارسی کی نسبت ایسا خیال کیا جائے تو جاسر ہے مگر اردو تو سترزل کی جگہ پہلے سے بہت ترقی کر گئی ہے اور کتنی ملی جا رہی ہے اور اس کی موٹی سی دیسل یہ ہے کہ لوگ عموماً اردو میں خط و کتابت کرنے لگے ہیں۔ اسد الدخان غالب جو فارسی کے مسلم الثبوت استاد تھے وہ تک تو اردو پر اثر پڑے تھے۔ ان کی اردو سے علی اس بات کی گواہ ہے جس میں ان کے وہ خطوط مجمع میں جو انھوں نے اپنے عزیزوں اور دوستوں اور اشناؤں کو از خود بے کسی کی فرمائش کے لکھے تھے صدمہ اخبار جاری ہیں اور سب اردو۔ ہر عالم اور ہر فن کی ہزار ہا کتابیں اردو میں ترجمہ اور تصنیف ہو گئیں اور ہر جہی میں۔ سرکاری کچھریوں

میں اردو ہی۔ قانون اصل میں انگریزی ہو مگر لوگوں کی آگاہی کے لیے اردو میں شتہہ کیا جاتا ہے۔ کیا یہ سب باتیں اردو کی ترقی کی دلیل نہیں ہوں اردو کی شاعری کی شان البتہ بدل گئی، اس کو کچھ اردو کا کوئی تشہل سمجھ لے تو یہ اس کے اپنے نمونہ کی کہن ہو ذلک قولہم یا فانیہم بہ کیف اردو نے بہت ترقی کی ہو اور ترقی کے معنی کیا ہیں کہ وہ وسیع ہوتی جاتی ہو ہر ایک طرح کے خیالات اس کے ذریعے سے آواہوستے ہیں وہ پہلے سے بہت زیادہ آراستہ اور شستہ ہو گئی ہو۔ مولانا شاہ عبدالقادر اور مولانا شاہ رفیع الدین کے ترجمے زبان کے پُرلے ہوئے کی وجہ سے ایسے اکھرے اکھرے نہیں معلوم ہوتے جیسے بے ترتیبی الفاظ کی وجہ سے۔ یہ نہیں کہ ان بزرگوں کو بے ترتیبی الفاظ کا علم نہیں ہوا یا ان کے وقت میں ایسی بے ترتیب اردو وضع بھی جاتی تھی۔ نہیں یہ لوگ بجاے خود اردو کے لیے سندھے مگر بات یہ ہو کہ ایک طرف ترتیب الفاظ قرآن کا پاس اور دوسری طرف اردو کی فصاحت، ان کی دین داری نے اجازت نہ دی کہ ترتیب الفاظ قرآن کے مقابلے میں اردو کی فصاحت کا پاس کریں۔ ترتیب الفاظ قرآن کا پاس اپنے اوپر لازم تو کیا یہاں تک کہ وہ علی السمتاء کا ترجمہ آسمان پر کی جگہ اوپر آسمان کے اور فی الارض کا ترجمہ زمین میں کی جگہ بیچ زمین کے کرتے ہیں مگر صحت السماء الی الارض کا ترجمہ سے آسمان تک زمین تو نہیں کر سکتے ترجمہ تو ترجمہ کثرت سے عربی کے پڑھنے نے ان کے مذاق اردو پر یہ اثر کیا تھا کہ باوجودیکہ ترجمہ نہیں مگر الفاظ کی بے ترتیبی ان کی اپنی اردو کا بھی ہو اس وقت ہمارے سامنے مطبع فاروقی کا چھپا ہوا ایک قرآن مترجم موجود ہے جو ۱۹۶۷ء میں چھپا تھا اور اس میں مولانا شاہ ولی اللہ صاحب اور مولانا شاہ رفیع الدین صاحب اور مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے تینوں ترجمے بین السطور ہیں۔ شرح میں مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کے ترجمہ موسومہ نفع الرحمن کا دیباچہ، جو اس کے حاشیہ پر مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے ترجمہ موسومہ نفع القرآن کا دیباچہ ہو ہم مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے دیباچے کی عبارت اس جگہ نقل کرتے ہیں کیونکہ انھیں کا ترجمہ با محاورہ سمجھا جاتا ہو۔ اور مولانا شاہ رفیع الدین کے ترجمے کے مقابلے میں وہ ایسا ہی ہو وہ فرطے ہیں ابھی شکر تیرے احسان کا ادا کروں کس زبان سے کہ ہماری زبان کو گویا کی اپنے نام اور دل کو روشنی دی اپنے کلام کو ارا مت میں کیا اپنے رسول مقبول کی جواشرف الانبیاء اور نبی الرحمة جس کی شفاعت سے امید واپس ہم کو پاویں دو جہاں کی نعمت الہی اس نبی امت پر ور کو اپنی رحمت کامل سے درجات اعلیٰ الغیب کو جو حد نہ ہو کسی مخلوق کی اور اپنی عنایت ان پر ہمیشہ افزوں رکھ دینا اور آخرت میں ہم نے یہ عبارت بہت احتیاط سے نقل کی ہے اگر اس میں کوئی لفظ بدل گیا یا آگے پیچھے ہو گیا یا زیادہ کیا ہو تو ہم پر اس کا الزام نہیں یہ نمونہ ہی مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کی آزاد طبع زاد اردو کا اسی پر قیاس کرنا چاہیے ان کے ترجمے کہ جس میں چار دہا چار پانچ پانچ پتی ہے۔ اگرچہ ہم دیباچہ کی زبان کو گویا کی اور اپنے نام کر اور اپنے کلام کر کی ہے۔ بیوں کو نہ سمجھیں مگر بالیں ہمہ ترجمہ اپنے وقت میں اور اپنی شان میں بے نظیر تھا۔ لیکن اس کی بے ترتیبی اور اس کے انقباض نے عوام کو وہ فائدہ نہ ہوئے دیا جس کی ترجمہ نے توقع کی تھی۔ لوگ اس کو مجبوری پڑھتے ہیں۔ اس لیے کہ اس سے بہتر اور کوئی ترجمہ نہیں مگر جیسا کہ چاہیے خوش نہیں ہوتے اور اکثر جگہ سے تو سمجھتے بھی نہیں شوق سے پڑھنا شروع کرتے اور اٹا کر چھوڑ دیتے ہیں مسلمان ایسے کہاں کے کلام الہی کے دل دادہ تھے وہ جہلتے ہیں اونگھتے کو ٹھیلے کا بہانہ ترجمہ ہونا چاہیے تھا سلیس شگفتہ مطلب خیر با محاورہ کہ ایک باز نظر والو تو چھوڑنے کو بھی نہ چاہتے۔ صفحے ۷ صفحے اور ورق کے ورق پڑھتے چلے جاؤ اور طبیعت نہ گھبرائے۔ اصل قرآن کی سی فصاحت کا تو آنا محال ہو مگر مالا لگید رک کلا لا یمزک کلام۔ جہاں تک ہو سکے اور قننا ہو سکے۔ اب قرآن کی اور موجودہ ترجموں کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک ہڈ درجے کا حسین آدمی ہو۔ مگر اسے لباس

۱۵۔ یہ ان کے نمونہ کی کہن ہے ۱۲ء جو چیز تمام کمال حاصل نہ ہو سکے اس کو باطل ہی چھوڑ دینا بھی نہیں چاہیے ۱۲۔

اُس کے حُسن کے نمایاں نہیں۔ لوگ تو مدتوں سے اچھے ترجمے کی تلاش میں ہیں مگر کام فی نفسہ ایسا مہتم بالشان ہو کہ اُس پر ہاتھ ڈالتے ہوئے ہر ایک کا حوصلہ نہیں پڑتا۔

یہ کام حقیقت میں اُن مولویوں کے کرنے کا تھا جنہوں نے اپنا وقت عزیز وقف خدمتِ دین کر رکھا ہو۔ وینیات کا درس دیتے وعظ فرماتے اور فتوے لکھتے ہیں۔ مگر اُن میں سے بعض تو اس کام کے سر انجام کرنے کی لیاقت ہی نہیں رکھتے۔ بعض جن کو لیاقت ہو و قلیل ماہم اپنے مشاغل کے آئے اس کو ضروری نہیں سمجھتے لیکن قیاسیتیں پینیتیں برس سے تو ترجمے کے لئے لوگوں نے میری جان کھا رکھی ہو اور یہ انہیں سے پوچھنا چاہیے کہ کیوں میرے ذریعے ہیں۔ میرا حال یہ ہو کہ دہلی کالج میں اعلیٰ درجے تک عربی کی تعلیم پائی اور جن چیزوں کی کالج میں کمی تھی اُن کو کالج کے باہر اپنے طور پر تمام کیا۔ پڑھا سب کچھ مگر طبیعت میں زبان کا خلقی مذاق تھا۔ امتحان ہونا تو ہندو ریاضی، تاریخ وغیرہ کی کمی کو ادب عربی تلافی کرتا رہتا۔ باوجودیکہ اُن دنوں شہر کے علما کالج کے طلبہ کو لیاقت کے اعتبار سے وقت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے اور لوگوں کو کالج کی طرف مذہبی بگڑائی بھی تھی اور الدیم روم کو جوڑے پختے دین دار تھے مجھے اُن وقتوں کا سا مولوی بنانا منظور تھا تاہم مجھے اب معلوم ہوا کہ کیوں میری طبیعت میں زبان کا مذاق رکھا گیا تھا اور باوجود چند در چند مہماتوں کے کیوں میں کالج میں داخل ہوا تھا۔ بات یہ ہو اَرَادَ اللّٰهُ شَيْئًا هَيَّا اسْبَابًا۔ خدا کو مجھ سے اپنے کلامِ پاک کی خدمت کرانی منظور تھی اور کچھ اُس وقت سے اس کے لئے تیار کیا جاتا تھا۔ جب میرے خوابِ خیال میں بھی نہ تھا۔ کہ میں ایسی خدمت کر سکوں گا۔ یہ خدا ہی کا کام تھا کہ اُس زبان کا مذاق میری طبیعت میں رکھا۔ میرے ہم جماعت جن میں بعض مجھ سے ذہن میں کم تھے۔ ریاضی کے مسائل کو مجھ سے بہت بہتر سمجھتے تھے اور میرا یہ حال تھا کہ ریاضی کا نام آیا اور محکوم لرزہ چڑھا۔ اس کے برخلاف میرے ہم جماعت جن میں سے بعض کا حافظہ مجھ سے قوی تھا اور وہ محنت بھی مجھ سے زیادہ کرتے تھے اُن کو عربی کی عبارت یاد نہیں ہوتی تھی اور محکوم سیکڑوں شعر اور شرکے دوق کے ورق از بر خیلا ہی کا کام تھا کہ میں کالج میں داخل ہوا۔ نہ کالج میں داخل ہوتا۔ نہ عربی کا مذاق ترقی پکڑتا۔ کیونکہ سلسلہ نظامی میں اوکے نام ہی نہ تھا کالج سے نکل کر پیٹ کے دھندے میں لگ گیا۔ لیکن اس حالت میں بھی مطالعے سے بے تعلقی محض نہیں رہا۔ مگر کتاب بھی دیکھتا تو ادب کی بنا حدیث کی کہ وہ بھی ادب کی جان ہی یا شاؤنا و تاریخ۔ اسی ادبی مذاق کا نتیجہ تھا کہ میں طالبِ علمی کے زمانے سے قرآن کا گرویدہ ہوں اُس وقت بھی دین داری ہی کے تقاضے سے نہیں بلکہ زبانِ عربی کی لذت کی وجہ سے مجھ کو قرآن کے رکوع کے رکوع اور سورتیں کی سورتیں زبانی یاد تھیں اور امتحان میں جب بھی کسی لغت یا محاورے کے لئے اشتہاد کی ضرورت پڑتی مجھے اچھی طرح خیال ہو کہ اکثر مجھ کو قرآن کی سُنْدِ بر محل یاد آ جاتی تھی۔ خیر وہ بھی ایک وقت تھا جس کو گزرے ہوئے عین ہو گئیں۔ یہ اب کوئی پندرہ برس کا مذکور ہو کہ میں حیدرآباد میں تھا کام کی یہ کثرت کہ سر کھانے کی فرصت نہیں اتفاق سے ایک دوست بیمار پڑے اور میں برابر کئی مہینے حیدرآباد میں ٹھہر کر اُن کی بیمار داری کرتا رہا۔ ایسے اوقات میں طبیعتوں کو رجوع الی الصلوٰۃ ہوتا ہی ہو میں بھی اکثر قرآن کی تلاوت کیا کرتا۔ تلاوت کرتے کرتے ٹھوبلی بسری سورتیں بھی پھر ذہن پر چڑھ گئیں اور کچھ نئی سورتیں یاد کر لیں ان سب کا مجموعہ قرآن کا ایک چھاپا خاصہ حصہ ہو گیا۔ تب خیال آیا کہ لاؤ قرآن کو پورا کرو خدا کے فضل سے چھی مہینے سے کم ہی کم میں سارا قرآن حفظ ہو گیا لوگ چھی مہینے کا نام مَن کر تعجب کرتے تھے مگر میں تو اپنے مذاقِ عربی سے واقف تھا میں نے نہ تو کبھی اس مدت پر تعجب کیا اور نہ کبھی اپنے حافظے کو معمولی سے زیادہ اچھا سمجھا پھر ترکِ خدمت کر کے غا

نشین ہوا تو کتاب بینی کا نخل بٹھ گیا۔ مگر کتابیں وہی آؤں گی یا حدیث یا شاہ و نادر تاریخ۔ یہاں تک کہ حدیث کی وہ عمدہ کتاب تفسیر الاصول
 الی جامع الاصول فی احادیث الرسول دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ صاحب کتاب نے صحاح ستہ کے دریا کو اس کتاب کے گزے میں بنکنا کر
 یہ خیال تو دل میں جا ہوا تھا ہی کہ مسلمانوں کو دینیات کے ترجموں کی سخت ضرورت ہو اور لوگوں کو حدیث کی بعض کتابوں کے متفرق ترجمے
 کیے بھی ہیں مگر اچھے نہیں سبے اختیار ہی میں آیا کہ لاؤ تیسیر کا ترجمہ کریں کہ اس کا ترجمہ ہوئے تھے صحاح کے ترجمے کی ضرورت باقی نہیں
 رہے گی۔ چنانچہ ایک ربع کا ترجمہ پورا ہو بھی گیا۔ اگرچہ ہنوز اس کے پھیننے کی نوبت نہیں آئی۔ تیسیر کے پہلے ربع میں واقع ہوئی کتاب التفسیر
 اور اس میں فقہیں قرآن کی آیتیں چاروں اچار اُن کا بھی اپنے طور پر ترجمہ کرنا پڑا میں قرآن کے ترجمے کی ضرورت کو مدتوں سے سمجھا بیٹھا تھا
 مگر ایسی جرأت کرتے ہوئے جی ڈرتا تھا کہ خدا کا کلام ہو اور دین اسلام کا دار مدار اسی پر ہی اس کے ترجمے کو بڑی لیاقت اور بڑی معلومات
 چاہیے۔ لیکن سوچا کہ لیاقت اور معلومات ملے تو اس طرف متوجہ نہیں اور نہ کارنگ ایسا اگر پڑا ہو کہ اس قسم کے لوگ روز بروز دنیا سے بڑھ
 سے اُٹھتے چلے جاتے ہیں۔ نئی دودھ تیار نہیں ہوتی اور یانی کہاں تک وفا کرے جو مرنا ہی کوئی اس کا جانشین نہیں ہوتا اور وہ دن کھائی
 مے رہا ہو کہ جیسی تھوڑی بہت بری بھلی لیاقت اپنے میں ہو اس کا بھی خاتمہ ہی ہو۔ توجہ میں نے تیسیر میں سے کتاب التفسیر کا ترجمہ کیا اور
 اس کے ضمن میں آیات قرآنی کا۔ تو ایک مہ سے میری راسے بدل گئی اور میں نے کہا آیات قرآنی جیسی حدیث میں ایسے قرآن میں حدیث
 میں آیات قرآنی کا ترجمہ کروں اور قرآن کا نہ کروں تو میری وہی شکل ہوگی کہ گڑھ کھاؤں اور گھگھلوں سے پرہیز۔ اس خیال نے ایسا اگر دیا
 کہ میں نے تیسیر کا ترجمہ تو کیا موقوف اور رسم اللہ کے قرآن کا ترجمہ شروع کر دیا۔ اپنی چھاپہ کو کون کھٹا کہا کرتا ہو۔ ہر کس اعتدل خوب حال
 میں تو اپنے ترجمے کی تعریف کروں ہی گا۔ مگر اپنے موند میں انصوحا کھنکھن کون مئے میں تو جس اتنا ہی کہتا ہوں کہ میں نے ترجمے کے عیب و
 صواب ترجمے کی مشکلات۔ کلام الہی کی عظمت ان سب باتوں کو اچھی طرح سے سچ سمجھ کر خالص لوجہ اللہ ترجمے کے لئے قلم اٹھایا۔ اور وقت اللہ
 محنت اور زر کے صرف کرنے میں کسی طرح کا دریغ نہیں کیا۔ اب جب کہ کلام ہو اس کے کرم کی اُمید واری ہو کہ اس خدمت کو محض اپنے فضل
 سے قبول فرمائے اور اس کو مجھ نا لائق کا عمل صالح سمجھ کر میرے گناہوں کا جن کی کوئی حد و انتہا نہیں کفارہ کرے آمین ترجمے کے حق میں
 ایک خال نیک قبی کے حسن اتفاق سے مولوی ابو عبد الرحمن محمد صاحب ہاتھ آ گئے اور وہ شروع سے آخر تک میرے شریک بلکہ
 ایک اعتبار سے شریک غالب اور مددگار رہے ہم دونوں آٹنے سائے بیٹھے۔ بیچ میں میں خاں ہوتی۔ میرے ہاتھ میں قرآن مجید اور کبھی میں
 حفظ پر اعتماد کیا تو قرآن بھی نہ سہی۔ مولوی محمد صاحب کے گرد اگر تراجم اور تفاسیر اور کتب لغت میں ایک جملے یا ایک آیت کا ترجمہ جیسا
 الفاظ قرآن سے سمجھتا تھا بولتا اور مولوی محمد صاحب اس کو قلمبند کرتے اور پھر مجھ میں اور مولوی محمد صاحب میں بحث ہوتی اور اختلاف کی صورت
 میں تراجم اور تفاسیر اور لغت کی طرف رجوع کیا جاتا۔ اسی طرح پر سارے قرآن کا ترجمہ کیا گیا۔ پس یہ ترجمہ برسہا قرآن کا ترجمہ ہو نہ دوسرے
 ترجموں کی طرح کسی ترجمے کا ترجمہ۔ اس کا مافخر قرآن کے الفاظ میں نہ کسی مفہم یا مترجم کے۔ پھر ہم دونوں نے ترجمے پر نظر ثانی کی مولوی
 محمد صاحب ترجمہ پڑھتے اور میں عبارت کی سلاست اور الفاظ کی نشست کا وہ بیان رکھتا اور ترجمے کو الفاظ قرآن سے ملاتا اور پھر ہم دونوں
 میں پہلے کی طرح بحث ہوتی۔ اکثر ایسا ہوا کہ بحث میں رنجش بھی ہوجاتی تھی مگر چونکہ دونوں کی نیت بخیر تھی ہم دونوں نے کبھی مناظر
 لے مرحوم مولوی ابو عبد الرحمن صاحب متوطن پنجاب پڑے لائق اور سمجھ دار عالم تھے حدیث و تفسیر میں بہت اچھی مہارت رکھتے تھے ان کو ادب عربی میں جناب
 شمس العلماء مولوی حافظ نایر محمد صاحب ایل ایل ڈی مترجم القرآن کی شاگردی کا فخر حاصل تھا ۱۲ (محمد رحیم بخش)

کی حد سے تجاوز نہیں کیا۔ ابھی اختلاف کر رہے تھے۔ ابھی شفق ہو گئے۔ ابھی لڑے ابھی ملے۔ ایسی کاوش کے ساتھ ترجمہ اور نظر ثانی کرنے پر بھی ہم نے ہنسیاں چا کر لوگ ترجمے کو دیکھیں اور محنت چینی کریں مگر کسی نے ہامی نہ بھری اور یوں کوئی رٹتی ہوئی سُن بھاگا اور چلتی ہوئی سی ایک بات کہہ دی تو گو ہم نے اُس کو بھی رد نہیں کیا مگر دل کی ہوس پوری نہ ہوئی۔ ترجمے کی کاپیاں عام جگہ میں پڑھی اور مقابلہ کی جاتی تھیں اور بہت لوگوں کو معلوم ہوا کہ نیا ترجمہ چھپ رہا ہے مگر کوئی نسخہ ہی نہ لے تو کیا کیا جائے اُنکے مُکھو ھاوا اُنکے مُکھ کا دھون صرف سورہ بقرہ اور کچھ سورہ آل عمران کے لیے مولوی حافظ عبد الوہاب صاحب کی شمولیت سے جلسے ہوئے اور بڑی تفتیش کے ساتھ ترجمہ دیکھا گیا۔ مگر مشکل یہ آکر پڑی کہ مولوی عبد الوہاب صاحب انھوں سے معذور اور وہ ایک ایک لفظ کے لیے تمام تفاسیر اور تراجم لفظ لفظ پڑھوا کر سنتے تھے اور آدھے دن کی پوری محنت میں ایک رکوع بھی تمام نہیں ہوتا تھا اگر اسی طرح ہر نظر ثانی کو چلنے دیا جاتا تو محلو اپنی زندگی میں ترجمے کے تمام ہونے کی توقع نہ تھی۔ مجبوری اس طرز کو موقوف کیا پھر بھی جو دھنگ سورہ بقرہ کے ترجمہ کا چڑ گیا تھا اُس کو آخر تک نہ پایا۔ ایک مولوی فتح محمد خزان صاحب جالندھر سے آئے ترجمے کا نام سنا اور پھر اُسے اور باصرہ مسودہ منگوایا۔ میں نے اُن کو

سلف لیا ہم اُس کو زبردستی گھر مردہ بنے ہیں اور تم جو کہ اُس کو ناپسند ہے چلے جاتے ۱۲۵۷ھ حافظ صاحب بھی جناب مترجم کے سفید دل کے زمرے میں شامل ہیں ۱۲
ترجمہ چیم فٹن ۱۲۵۷ھ مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھر کے ایک نامہ دراز تک ہمارے مولانا شمس العلماء کی لیاقت علی کے عائد شدہ کو اُن کے علوم و زبان سے بیوں سفید ہوا کیسے کہی یاں بھی نہ شریعت لاؤ اور چلن میں بہت دنوں تک جناب لہنا کا قی ہتفاوہ ظاہر کرتے اور عقیدہ مند نہ تحریر و کتاب کا ثبوت دیتے ہے تھے کہ مولوی فتح محمد خان صاحب کے ہاں صاحبزادی پیدا ہوئی تو انھوں نے اپنی اُس قدیم عقیدہ بندی کی وجہ سے دلیر کا نام مولانا سے تجویز کرایا اور مولانا کے تجویز کیے جہے نام سے سما کو فخر اُٹھرت بھی دی۔ ہمارے مولانا کی طبیعت چنچو سپاس پسند اور فطرہ رحم دل واقع ہوئی ہر آپ بھی مولوی فتح محمد خان صاحب کی اس شکر کرازی پر طرطرح سے اُن کے ساتھ سلوک کرتے ہے یہاں تک کہ ایک موقع پر جب کہ مولوی فتح محمد خان صاحب کی ہمارے صاحبزادی نے لکھنا دیکھا اور اُس نے ہاتھ کے لکھے ہوئے کچھ حرف مولوی فتح محمد خان صاحب نے مولانا کے پاس بھیجے تو آپ نے خوش ہو کر تبرعا و انعاما سونے کی ایک خوبصورت انگوٹھی بھیجی اور پھر مولوی فتح محمد خان صاحب کی طلب و استدعا پر چار سو یا شاید تین سو روپے قرض حسن دیے۔ وہ کہتے ہیں کہ القرض بقرض اُجبت۔ روپیہ کا قرض دینا تھا کہ دونوں صاحبوں میں بٹکا پیدا ہونا شروع ہو گیا ایک مدت کے بعد مولانا نے روپیہ کا مطالبہ کیا۔ مولوی فتح محمد خان صاحب کانوں میں تیل ڈال کر چلے بیٹھ گئے۔ ادھر سے روپیہ کے ادا کرنے پر پہلوتی دیکھی گئی تو مولانا نے قاضی میں بھیجی کی۔ آخر کار بہتر اوقات کچھ روپیہ وصول ہوا اور کچھ باقی ہو گیا جو اب تک لگتا ہے کہ اس پر مولوی فتح محمد خان صاحب بالکل ہتے سے کھڑے گئے اور مولانا کے مقابلے میں شاید اس خیال سے کہ مولانا کے ترجمہ القرآن کی اشاعت میں حصف پیدا ہوا اور اس سے اُن کو کچھ نقصان پہنچے قرآن کا ایک نیا ترجمہ کر کے چھپوا دیا۔ ترجمے کے عیب صواب پر تو ہم اس وقت رہا کیا کرتے بیٹھے نہیں اور نہ اُس کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں اہل انصاف و دونوں ترجموں کو سامنے رکھ کر خود موازنہ کر لیں مگر اتنا ہے دونوں وہ نہیں سکتے اور یہ بالکل واقعی اور ضلالتی بات ہے کہ ترجمہ جیسا کہ بھی ہو اور جتنا کچھ بھی ہو یہ ہمارے مولانا ہی کے اُس خرس حکم ایک دوسرے کا لڑتے ہو جسے مدتوں مولوی فتح محمد خان صاحب اروا مقدانہ حامل کرتے ہے اور ہمیں توقع ہو کہ مولوی فتح محمد خان صاحب کو بھی اس سے انکار نہ ہوگا ہیں اس مقام پر اس نوٹ کے لکھنے کی ضرورت نہ تھی مگر جب ہم نے بعض لوگوں کو کہتے سنا کہ مولوی فتح محمد خان صاحب لانا کے دیباچے کی اس عبارت سے استہشاد کرتے ہیں کہ تامل العلماء، مولوی حافظ مذہر احمد صاحب ایل ڈی کے ترجمہ القرآن میں ایک خاص طرح کا نقص تھا جس کو میں نے دیکھا اور میرا ترجمہ انصاف سے پاک ہے تو ہم کو لوگوں کے اس دہم کا رافع اور مولانا کی دیباچہ کا ظاہر کرنا منظور تھا کہ باوجود کچھ ترجمہ ہونے وقت جس قدر لوگ شریک ترجمہ سے سب لانا کے تلامذہ اور مستفیدین میں تھے اگر مولانا نے ہی دیباچہ ظاہر کرنے کے لیے ہر ایک کی خدمت کا الگ الگ ذکر فرمایا اور کا فرمایا اسے مولوی فتح محمد خان صاحب اپنے دعوے کو مائل کر نہیں سکے اور اگر کسی نے لکھا تو

لکھا کہ اردو تہذیب نہیں بلکہ خالصانہ و معترضانہ نظر سے دیکھیں اور انھوں نے اسی نظر سے دیکھا اور تمام ترجمہ دیکھا اور خوب لکھا اس وقت تک ہم نے ترجمے کی جگہ کی خوبی کے پیچھے اصل مطلب کا تو نہیں مگر ترتیب الفاظ کا اور خود الفاظ کا بھی جس قدر خیال کرنا ممکن تھا نہیں کیا تھا مولوی فتح محمد خاں نے ہم کو روکا اور بجا رکھا اور ہم نے اسے ترجمے کو پھر تیسری بار دیکھا اس وقت تک ہمارا ترجمہ بطور ایک کتاب کے علیحدہ لکھا ہوا تھا۔ اب پکائی لکھنے کی نوبت آئی تو جہاں جہاں حاکم اصلاح کی وجہ زیادہ مشکوک ہو گیا تھا مولوی محمد صاحب نے کتاب کے لیے اس کو نقل کیا۔ نقل کرتے وقت جو تنبیہات واقع ہوئے وہ ان کو میر و برویش کرتے صریح نظر ہوئی مگر بالاستیعاب میں اب یہ تجویز درپیش آئی کہ ترجمہ کس پیرائے میں چھپے کبھی خیال آیا کہ مقابل متن کسی لکاکہ صفحے کے اعلیٰ حصے میں متن اور نقل میں جملہ لیکن معلوم تھا کہ جو مسلمان پرائی لکیر کے فقیر ہیں۔ ندی تبدیل و کثمت سے بھی بھاگتے ہیں اور صرف ایسا ترجمہ لپٹا جاتے ہیں جو بنیالسطو ہو چنانچہ نقل اول کے لیے یہی طرز اختیار کیا گیا۔ اور اس ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ اگر متن اور سبب ترجمہ ہونے سے اصل ترجمہ کے الفاظ کی کمی بیشی کھل پڑی اس نوبت میں حکیم مولوی عبد اللہ صاحب سے بڑی مدد ملی کہ ان کی طالب علمی حیدر آباد لفظ کی جامعیت و مانعیت پر ان کی نظر خوب پڑی تھی۔ ترجمے پر ہماری یہ پانچویں نظر ہوئی اور کچھ جملی سبب نظر دیکھ کر اس میں زیادہ کاوش کرنی پڑی پھر ایک چھٹی نظر ختم پر وہ کی تھی اس طریق عمل سے ظاہر ہو کر یوں کہنے کو تو ہم ڈھائی برس ترجمہ پر صرف کر کے مگر ایک حساب کتاب اتنا ہی پیچھے پڑے ہے۔ تو وہ ڈھائی برس میں بلکہ پانچ یا شاید اس سے بھی زیادہ لوگ صرف نظر ثانی کو کافی سمجھا کرتے ہیں ہم نے پھر بار ترجمے کو دیکھا اور تیار کیا اس پر بھی ترجمے میں اگر کوئی تفسیر باقی رہ گئی ہو ضرور رہ گئی ہوگی تو میں بھی بندہ بشر ہوں لا اؤلی لکھنا فی ملک شعرا یقول من شاء فاعلم ان شاء راقا ۱۱ یلکم الفقی فی ما استطاع من الکھار اگرچہ یہ ترجمہ سیک نام سے شائع کیا جاتا ہو۔ مگر میں تو سارا حال پوست کند ظاہر کر دیا ہے حقیقت میں یہ ترجمہ مولویوں کی ایک جامعیت کا ترجمہ ہے۔ ہاں اتنی بات ضرور کہ جتنے آدمی اس ترجمے میں شریک تھے زبان اردو کے اعتبار سے میں سب میں پیش پیش تھا اور کچھ یوں ہی سا اوپر عربی میں۔ سوویسی ہی اور لوگوں کی دینی معلومات مجھ سے بڑھی ہوئی تھی۔ یہ لوگ مشاہیر علماء میں سے تو نہیں ہیں اور مشاہیر میں ہوتے تو ہمارے ہتھے ہی کیسے چڑھتے مگر اس میں شک نہیں کہ سب کے سب مجھے خود عالم ہیں۔ عالموں سے بہتر کام دیں اور عالموں کے سے ناز بے جا نہ کریں مانا کہ ہم میں سے کوئی بھی جید عالم نہیں۔ مگر اس میں نہ مبالغہ ہے نہ خود شنائی کہ ہم سب مل کر ایک ایسے جید عالم کے قائم مقام ہیں کہ سارے ہندوستان میں اس جامعیت کا کوئی ایک آدمی ہوگا۔ ترجمے کے لیے جتنی معلومات درکار ہیں ہم سب کی مجموعی معلومات جو پہلے سے تھی اور بہت کچھ مطالعہ تفسیر و احادیث و کتب لغت سے فی الوقت بڑھائی گئی کافی ہے۔ اس ترجمے میں بعض خصوصیتیں بھی ہیں جن سے ترجمے کے پڑھنے والوں کو آگاہ کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اول تو ہم اپنے نزدیک بڑی بات یہ کہ پیغمبروں کی نسبت تو تراق یا ان کی نسبت مفروضہ میں کا استعمال گو وہ خدا ہی کی طرف سے کہوں نہ ہو زبان کے اعتبار سے سلیح پر گراں گزرتا تھا ہم نے اس طریقے کو بدل دیا انا از سکنات کا ترجمہ اور لوگ کرتے ہیں ہم نے نجو سبھا اور ہم نے کیا ہم نے تم کو پیغمبر بنا کر بھیجا، اسی طرح لفظ قال خدا کی طرف بھی منسوب ہے اور بندوں کی طرف بھی اور فرشتوں کی طرف بھی۔ اور شیطان کی طرف بھی غرض جو قال ہو اس کی نسبت عربی میں قال ہی کہا جائے گا ہم نے مناسب مقام کہیں فرمایا کہیں عرض کیا کہیں عا کی ترجمہ کیا دوسرے ہم نے اپنی طرف سے جا بجا عبارتیں زیادہ کی ہیں اور امتیاز کے لیے ان کو خطوط طرابلس میں مضمون کر دیا ہے مگر ہم نے جو عبارت

۱۱۔ بجا بھی حضرت مترجم کے فائدہ میں ہیں ۱۲۔ حضرت فاضل زادہ اصلاح کی وجہ سے چھاپے کی کتابت میں ۱۳۔ اسے نہیں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ۱۴۔

اسے سنو اور جس کی جہی میں آئے کہے آدمی تو اسی کام میں ملامت کما عا ستجاری جو اس کے کرنے کا ہوا

اپنی طرف سے زیادہ کی جو اس سے یہ نہ سمجھ لینا کہ ہم نے ترجمے کو تعسّف بنا دیا ہو۔ نہیں ترجمہ ترجمہ ہی ہے۔ اور ایسی ہی ضرورت دیکھی ہو تو کہیں توضیح مطلب کے لیے کہیں مخدوف یا مقتدر کے اظہار کے لیے کہیں تسلسل کلام کے لیے کہیں کلام سابق و لاحق کا تعلق دکھانے کے لیے اور کہیں تحسین ترجمے کے لیے بھی عبارت بڑھائی ہو۔ اہل غرض یہ رہی ہو کہ ترجمے کا پڑھنے والا قرآن کا نفس مطلب بخوبی سمجھ لے اور جہاں خطوط ہلالی سے بھی کام نہیں نکلا تو ہم نے حاشیے پر فائدے لکھے ہیں۔ سمجھنے والا سمجھ گیا ہو گا کہ خطوط ہلالی کا التزام کرنے سے ہم نے اپنے اوپر ایک قید اور بڑھالی اور ہم کو یہ دیکھنا پڑا کہ یہ ترجمہ پڑھیں یا خطوط ہلالی کی عبارت کو ملا کر پڑھیں دونوں صورتوں میں جتنے لغت و عبارت پایہ سلاست سے ساقط نہ ہو اور اس کی بنا ہر کچھ آسان کام نہ تھا۔ سب کچھ تو ہوا اگر اس کا کیا علاج ہو کہ عموماً مسلمان قرآن کے مطلب سمجھنے کا قصد ہی نہیں کرتے۔ ان میں سے جو قرآن پڑھتے ہیں وہ مؤئمہ سے الفاظ قرآن کے ادا کر لینے کو کافی سمجھتے ہیں اور ان کا خیال یہ ہو کہ قرآن اسی غرض سے نازل ہوا کہ اس کے الفاظ جس سے جتنی دفعہ ہو سکے طوطے کی طرح کہہ دیے جائیں ان کو مفہوم سے کچھ غرض و مطلب ہی نہیں پھر اس خیال کو ترقی کرتے دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی موٹے حرفوں کا ضخیم قرآن لیے ہوئے نماز صبح سے فایز ہو کر مسجد میں روشنی کا منتظر بیٹھا ہو آخر جب آفتاب نکلنے لگے کو ہوا یا نخل آیا اس نے احتیاط سے قرآن کو حل پر پھیل دیا عینک لگائی۔ کچھ آپ تنا کچھ حل کو سر کا یا اور جب نظر ٹھیک ہو گیا تو اس نے قرآن پڑھا تبنا خدا کو اس سے پڑھوانا منظور تھا پھر ایک ایک کر اور لفظوں کو دوہرا دوہرا کر مولوی شاد و غلبہ القادر صاحب کے ترجمے کے چند رکوع پڑھے مگر سمجھنے کے قصد سے نہیں بلکہ جن راوت اور عقیدت سے اس نے قرآن پڑھا تھا اسی راوت اور عقیدت سے اس نے ترجمہ پڑھا اور دعا مانگ قرآن کو نہ کہ بغل میں داب لکڑی ٹیکتا ہو اگھر کارستہ لیا ایسے لوگوں کو اور افسوس کہ اکثر ایسے ہی ہیں کسی جدید ترجمے کی ضرورت ہو اور نہ وہ مولانا شاہ عبد القادر صاحب کے ترجمے میں اور اس میں فرق کریں گے۔ اس ترجمے کی خصوصیتوں میں سے ایک خصوصیت یہ ہو کہ یہ ترجمہ عربی اور اردو کے اختلاف کو پورا پورا ظاہر کرتا ہو اور اگر کوئی شخص اردو کی عربی کرنے کی مہارت کرنی چاہے تو اس کو چاہیے کہ ہمارے ترجمے سے مثلاً ایک جملہ لے اور اس کی عربی کرے اور پھر قرآن کی عربی سے ملے ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ قرآن کی عربی لکھنے پر قادر ہو جائے گا کہ یہ تو محال تھل ہو مگر ہاں اس کو اتنا سلیقہ آجائے گا کہ الفاظ اردو میں کس جگہ رکھے جاتے ہیں اور عربی میں ان کو کہاں سے جانا پڑتا ہو۔ اور یہی ترجمے کا گروہ۔ اس ترجمے کی آخری خصوصیت یہ ہو کہ ہم نے مضامین قرآن کی ایک فہرست بنائی یہ کام مقلد میں تو کم تھا مگر اشکال میں بہت۔ قرآن ایسا منظم کلام ہو کہ اس کی کوئی لفظ بے کار نہیں۔ فہرست نہیں ہو مگر ایک طرح کا خلاصہ اور خلاصہ بے حذف و زوائد ہو نہیں سکتا۔ اور قرآن میں زوائد کا نام نہیں تاہم زبانی کی ضرورتوں پر نظر کر کے ہم نے ایک فہرست بنائی۔ محکو تو اس فہرست میں صرف اتنا ہی دخل ہو کہ میں نے اس کا ڈھانچ کھڑا کر دیا۔ اور باقی جو کچھ ہو حافظ مولوی محمد صاحب شہا، جہاں پوری کے فکر کا نتیجہ ہو۔ جس بظ و ضبط کے ساتھ انھوں نے اس فہرست کو بنایا ہو وہ انھیں کا حصہ تھا اور انھیں سے ہو سکتا تھا۔ مترجم کو اور خاص کر عربی کے مترجم کو اور عربی میں بھی کلام الہی کے مترجم کو قدم قدم پر مشکلات پیش آتی ہیں اور سب کو جمع کیا جائے تو بجائے خود ایک کتاب ضخیم ہو مگر ہم نے اتفاقی طور پر اس خیال کرنے سے چند مشکلات کی ایک فہرست بنائی ہو۔ جس کو نمونے کے طور پر اس وسیع کے ساتھ پیش کیا جاتا ہو۔ لوگوں سے داد لینے کے خیال کو تو میں نے دل میں آنے ہی نہیں یا۔ ان اجزائی الا علی اللہ مگر جو صاحب مترجم کو ماست کو اس کتاب کی ضخامت اور اشکالات کے انبار پر نظر کر لیں آیت دو آیت نہیں بلکہ صفحے دو صفحے دو ورق کا ترجمہ کر کے دیکھیں پھر بعد کو بات سوبات۔ ترجمہ پر ہماری کوششیں کا خاتمہ نہیں ہو گیا اگر خدا کو منظور ہو اور حیات ستعار باقی ہو تو ہم نے کلام الہی کی خدمت کے اور مفید پر لے بھی پہنچ رکھے ہیں اور میرے

یادہ	سورت	آیت	ترجمہ	کیفیت اشکال	پارہ	سورت	آیت	ترجمہ	کیفیت اشکال
۲۰	عنکبوت	كُنْزِ الْكَلْبُوتِ	اُن کی مثال کڑی کی سی ہے۔	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۱	عنکبوت	وَسَلَاتِ الْاَنْثَالِ	اور ہم یہ چند مثالیں اس میں نصیر بہا کی ضمیر بنا کر	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۲	عنکبوت	نَصْرُهَا	لوگوں کے بھانپنے کا ترجمہ اچھی طرح نہیں	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۳	عنکبوت	لِلنَّاسِ	بیان فرماتے ہیں آسکتا۔	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۴	عنکبوت	وَلَكِنْ كَانُوا	مگر وہ لوگ کفر و کبر کے محاورے کے لحاظ سے	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۵	عنکبوت	اَنْفُسَهُمْ	کر کے آپ ہی اپنے ترجمے میں اوپر کا لفظ	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۶	عنکبوت	اَنْفُسَهُمْ	اوپر ظلم کیا کرتے تھے بڑھانا پڑا۔	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۷	عنکبوت	فَاَنْفُسُهُمْ	تو راوی بغیر ہم تک ایک محاورے کے لحاظ سے	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۸	عنکبوت	وَنَجَّاهُمْ	وفا کے ہو کر اس لام کا ترجمہ طرف کیا گیا	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۲۹	عنکبوت	لِلدِّينِ	کے دین کی طرف	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۰	عنکبوت	حَنِيفًا	اپنا رخ کیے رہو	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۱	عنکبوت	اَزَاثِكُمْ	تو دنیا ہی میں اس کا ترجمہ محاورے کے	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۲	عنکبوت	مَنْ فَنَسِي	ہر شخص کو (یسی) لحاظ سے نہیں کیا گیا۔	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۳	عنکبوت	هَذَا سَمَا	سوچ غایت کرتے	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۴	عنکبوت	اَوْ كَمَا جَعَلِي	اور تم لوگوں کی اہمات جمع ہو تو مائیں ترجمہ	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۵	عنکبوت	اَزَاثِكُمْ اَلِي	بیبیں کو جس سے کرنا چاہیے تھا مگر مائیں بنایا	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۶	عنکبوت	تَطْهَرُونَ	تم پھل کر رہتے ہو اردو کے محاورے میں اچھا	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۷	عنکبوت	صُفْرًا اَهْمَكُمُ	تھوڑی سی بنایا نہیں اسے مان بنایا کر دیا گیا	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۸	عنکبوت	وَكَفَى اللّٰهُ	اور خدا نے اپنی مدد اس آیت میں لازم معنوں کے	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۳۹	عنکبوت	اَلْمُؤْمِنِينَ	سے مسلمانوں کو کتنے سوا لفظی معنی اچھے نہیں	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۰	عنکبوت	اَلْاِقْتَالَ	اکی نو بت آنے ہی بنتے	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱

یہ چند شکلیں جو دل میں سے منہ سے اخذ و اے ہیں دوسرے مترجموں کو بھی پیش آئی ہیں انھوں نے کہیں ہمارے مطابق کہیں اپنے طور پر ان کو رفع کیا، و غرض مترجم اپنی زبان کی پابندی کی وجہ سے کچھ نہ کچھ تصرف کیے بدون اچھا ترجمہ کر نہیں سکتا +

ترجمہ مرتب ہو چکا اور چھپنے کی نوبت آئی تو میرا ارادہ ہوا کہ ترجمہ کسی صاحبِ مطبع کو دیدوں کہ وہ آپ ہی چھپوالے اور آپ ہی نکاسی بھی کر لے کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ میرے یہاں نہ تو نکاسی ہی کا کوئی ذریعہ ہے اور نہ میں چھاپنے خسانے ہی کے دردِ سر کی برداشت کر سکتا ہوں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کسی صاحبِ مطبع نے اس کی ہامی نہیں بھری آخر کار مجھ ہی کو چھپوانا اور مجھ ہی کو روپیہ لگانا پڑا۔ شروع شروع میں مجھے تردد ہوا کہ ترجمۃ القرآن چھپواؤں تو کس قدر کاپیاں چھپواؤں کوئی راے دیتا تھا آٹھ ہزار جلدیں چھپواؤ کوئی کھتا تھا چار ہزار مگر میں زیادہ تعداد کا گھٹان چھپواتے ہوئے ہچکچاتا اور خیال کرتا تھا کہ آٹھ ہزار جلدیں لے گا کون۔ لوگ پہلے ہی سے بد کے ہوئے ہیں نئے ترجمے سے بھتائیں تو عجب نہیں چنانچہ میں نے خدا پر بھروسہ کر کے پہلے ایڈیشن کی صرف چار ہزار جلدیں چھپوائیں لیکن میں خدا کے شکر سے کسی طرح عمدہ برآ ہو نہیں سکتا کہ اُس نے میرے ترجمہ میں نہیں بلکہ اپنے کلام پاک کے ترجمے میں اس قدر خیر و برکت اور توسیع دی اور اس کو مقبولیت عام کا ایسا گراں بہا خلوت عنایت فرمایا کہ چھپتے کے ساتھ جس نے سنا ہاتھوں ہاتھ منگایا اور جس نے دیکھا فوراً آنکھوں سے لگایا میرے ترجمۃ القرآن کے پہلے گھٹان کو چھپے ہوئے مساکر کے بارہ برس ہوئے ہوں گے حساب لگانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قلیل عرصے میں اڑتالیس ہزار سے اوپر اور پندرہ جلدیں چھپیں اور بیس ہزار سے اونچے اونچے اشاعت پانچیس اور نہ معلوم میری آنکھوں کے سامنے اور کتنی چھپیں گی اور کتنی اشاعت پائیں گی کیونکہ لوگوں کی خواہش ابھی تک ویسی ہی تازہ بلکہ روز افزوں ہے۔ ہر طرف سے مانگ برابر جلی آ رہی ہے اور فرمائشوں کا تار بندھا ہوا ہے نکاسی کی یہ کیفیت ہے کہ نہ تو اس کے لئے کوئی دوکان ہے نہ اخبار ہے۔ نہ اشتہاروں کی کثرت ہے نہ تبادلے کا دستور، ہونہ قیمت میں کبھی کبھار رعایت و تخفیف کی جاتی ہے۔ تاجروں کو کچھ کمیشن دی جاتی ہے مگر بڑے مضائقے کے ساتھ باوجود ان تمام باتوں کے جو نکاسی کی سہراہ ہیں ہر برس کی نکاسی کا اندازہ تین ہزار کے قریب تک پہنچتا ہے اور یہ کچھ کم نکاسی نہیں ہے اور میں اسی کو مقبولیت عام کی بڑی دلیل سمجھتا ہوں ۱۳۲۵ء ہجری میں جو میرا ترجمۃ القرآن نظامی پریس دہلی میں چھپا تھا میں نے اُس کے دیباچے میں ایک نقشہ بھی لگادیا تھا جس سے میرے ترجمۃ القرآن کی تعداد و طبع و تعداد نکاسی دونوں باتیں نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اُس نقشے کو یہاں بھی نقل کر دوں تاکہ لوگوں کو یقین ہو جائے کہ طبع اور نکاسی کی تعداد میں مبالغے کو ذرہ بھر بھی دخل نہیں دیا گیا۔

دفعہ	قرآن یا مقابل	نام مطبع	تعداد	تقطیع	نکاسی
۱	قرآن ترجمہ بین السطور	انصاری	لکھنؤ ۱۰۰ ہزار	۲۹-۲۲ دو صفحہ	کل بیہ ہونے
۲	مقابل ترجمہ بین السطور	انصاری	لکھنؤ ۱۰۰ ہزار	۲۱-۱۸ آٹھ صفحہ	کل بیہ ہونے
۳	ایضا	انصاری و فاروقی	سم ۱۰۰ ہزار	۲۱-۱۸ آٹھ صفحہ	مقابل بیہ ہونے
۴	قرآن ترجمہ بین السطور	انصاری و فاروقی	لکھنؤ ۱۰۰ ہزار	۲۹-۲۲ دو صفحہ	مقابل بیہ ہونے
۵	قرآن ترجمہ بین السطور	لکھنؤ	لکھنؤ ۱۰۰ ہزار	۲۹-۲۲ دو صفحہ	سب بیہ ہونے
۶	مقابل ترجمہ بالمقابل	نظامی دہلی	لکھنؤ ۱۰۰ ہزار	۲۷-۱۷ آٹھ صفحہ	سب بیہ ہونے
۷	قرآن ترجمہ بالمقابل	قاسمی دہلی	لکھنؤ ۱۰۰ ہزار	۲۹-۲۲ دو صفحہ	اعلیٰ بیہ ہونے
۸	قرآن ترجمہ بین السطور	نظامی دہلی	لکھنؤ ۱۰۰ ہزار	۲۹-۲۲ دو صفحہ	اعلیٰ بیہ ہونے
۹	مقابل ترجمہ بین السطور	"	لکھنؤ ۱۰۰ ہزار	۲۱-۱۸ آٹھ صفحہ	سب بیہ ہونے
۱۰	قرآن ترجمہ بین السطور	شمسی پریس دہلی	سم ۱۰۰ ہزار	۲۹-۲۲ دو صفحہ	شروع

اس نقشے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس گھان کے متعلق ہم یہ دیا چھ لکھ رہے ہیں سب سے پچھلا دسواں گھان ہے جو انبیاء
 خصہ صیقتوں کی وجہ سے سابق کے تمام گھانوں میں ممتاز ہے۔ لیون تو ہر بالبد کا گھان کسی نہ کسی نوعیتہ خاص کے
 لحاظ سے اپنے مانوسل کے گھان پر گھلا لفق لکھا ہے مگر یہ کہ ان تمام خصائص کو جامع اور عادی ہے
 جو سابق کے گھانوں میں فرداً فرداً پائے جاتے ہیں اسی وجہ سے ہم نے اس گھان کا نام جامع المصاحف
 رکھا اور اسی اعتبار سے ہم نے اس کو سابق کے تمام گھانوں سے ممتاز کیا۔ سب سے بڑی خصوصیت جس نے اس گھان
 کو سابق کے تمام گھانوں سے ممتاز کر دیا ہے یہ ہے کہ اس کے اوّل میں ترجمہ القرآن کی ایک مبسوط اور مفصل فہرست
 لگائی گئی ہے۔ یہ فہرست نہایت مفید اور ترجمہ پڑھنے والے کے لئے انتہا سے زیادہ کارآمد ہے۔ اس میں لمبا طرہ حصہ و تفصیل
 ترتیب وار اردو کے ان روزمرہ اور محاورات خاص کی عام فہم تشریح کی گئی ہے جو زبان دہلی کے ساتھ مخصوص ہیں اور
 جن کو باہر کے باشندے آسانی کے ساتھ نہیں سمجھ سکتے۔ سچ یہ کہ ترجمہ القرآن میں ایک بڑی فرد گداشت تھی جس کو خدا نے
 اس وقت پورا کرنے کی توفیق عنایت فرمائی۔

اس گھان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر صفحہ کے متعلق جس قدر تفسیر یا فوائد قرآن کے حواشی پر درج ہیں خواہ وہ کتنے ہی طویل
 طویل تھے اسی صفحے میں بے کمزور کا ست ختم کر دیئے گئے ہیں۔ یعنی سابق کے تمام گھانوں میں سب جگہ نہیں بلکہ اول و
 آخر کے چند پاروں میں کہ مسائل و احکام کے مواقع ہی ہیں فوائد کی کثرت اور حاشیے میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے
 ایک ایک صفحے کے فوائد کی طوالتی لین تین چار چار صفحوں تک برابر چلی گئی ہے جس سے پڑھنے والے کی طبیعت مضطرب
 معلول ہوتی ہے اس الیڈیشن میں اس طرہ کو قطعاً اُڑا دیا گیا اور ہر صفحے کے فوائد بے اس کے کہ مسطر میں کچھ تغیر و تبدل کیا
 گیا جو باحوشی کو گھٹا بڑھا کر صفحے کو ناموزوں چھوڑا گیا ہو نہایت خوبی اور عمدگی سے اسی صفحے میں ختم کر دیئے گئے ہیں اس گھان
 کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مضامین قرآن کی مفصل و مطول فہرست کے علاوہ ایک اور فہرست بھی لگائی گئی ہے جو قرآن مجید کی
 تملوات کرنے والوں اور ترجمہ پڑھنے والوں دونوں کو یکساں مفید ہے اور جس سے پاروں سورتوں رکوعوں آیتوں کی تعداد
 فرداً فرداً اور مجامعاً نمایاں طور پر معلوم ہوتی ہے یعنی اس فہرست کا مطالعہ کرنے والا بے دھڑک بتا سکتا ہے کہ فلاں پار سے یا سورۃ کی
 اتنے رکوع ہیں اتنی آیتیں ہیں اور فلاں پارہ فلاں صفحے سے اور فلاں سورۃ فلاں صفحے سے شروع ہوتی ہے۔ آخر میں میزان لگا کر
 یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ سارے قرآن میں اتنے پارے ہیں اتنی سورتیں ہیں اتنے رکوع ہیں اتنی آیتیں ہیں ان تمام امور کے علاوہ اس
 فہرست میں ایک نقشہ بھی دیا گیا ہے جس سے قرآن مجید کی سورتوں کی موجودہ ترتیت کے علاوہ ترتیب نزول کا سلسلہ بھی معلوم
 ہوتا ہے یعنی اس نقشے کا دیکھنے والا بتا سکتا ہے کہ قرآن کی کون سورۃ کس کے بعد نازل ہوئی مثلاً قرآن کی موجودہ ترتیب میں سب سے
 پہلے سورۃ فاتحہ پھر بقرہ پھر آل عمران پھر نساء وغیرہ وغیرہ ہر اس نقشے کا دیکھنے والا بتا سکتا ہے کہ نزول کا اعتبار سے پہلا نمبر سورۃ معلق کا ہے دوسرا
 نون کا تیسرا المزمل کا چوتھا المائدہ کا دہم العنصر یہ گھان اپنی نوعیتہ خاص میں امتداد جو کا دلچسپ و متاثر کن ہے انتہا درجہ کا خوشاموؤن تمام گھانوں کا
 جامع ہے جو اس سے پہلے شائع ہو چکے ہیں فلسفہ احمد۔

العبد المذنب المفسر الى الله الصمد محمد نذیر احمد۔ وفقة الله الترتیب والنسق

سورة مع ركوع	آيت	سورة مع ركوع	آيت	سورة مع ركوع	آيت	سورة مع ركوع	آيت
الزاريات ١	والسواء تا	الزهر ١	ان تكفروا فان الله على محكم	البقرة ١	بهدي تا	انحل ١٣	دشاه تا
التغابن ١	خلق صوركم	المومن ١	الطول	١٣	دولشاه	١٣	من كفر بالله
الملك ١	الذي خلق للشياطين	الشورى ١	لهم قائله تا	١٥	توتى الملك	١٣	وكل انسان
باب (١٥) بوبيت زرافيت							
الفاتحة ١	الحمد لله رب العالمين	المحمدية ١	ومن قول	١٦	قل ان الامر	١٥	واذا اقرارت
الانعام ٢	ويعلم ولا يعلم	١٧	الحمد	١٧	ان نصبر	١٥	من يبد الله
هود ١	وامن دابة	١٨	١٨	١٧	هو الذي	١٥	ما لم من دون
الرعد ٢	قل من رب	١٩	١٩	١٧	فمن يرد	١٥	ولا تقبل
الحج ٢	وانتبها	٢٠	٢٠	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
بنى اسرائيل ١	كلامه	٢١	٢١	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
مريم ٢	رب السموات والارض	٢٢	٢٢	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
التور ٥	والله يزرق من يشاء	٢٣	٢٣	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
الاشرا ٥	الذي	٢٤	٢٤	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
التكوير ٦	وكان من	٢٥	٢٥	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
٤	الشبيط	٢٦	٢٦	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
الروم ٣	الله الذي	٢٧	٢٧	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
السا ٣	قل من يزرقكم	٢٨	٢٨	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
المومن ٢	ووزيركم من السماء	٢٩	٢٩	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
الشورى ٢	الله يطلع	٣٠	٣٠	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
الزاريات ٢	في السماء	٣١	٣١	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
٣	ان الله	٣٢	٣٢	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
الحج ٣	والله نير الراقيين	٣٣	٣٣	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
الفرش ١	لا يملأ	٣٤	٣٤	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
باب (٩) غنا							
البقرة ١٣	وقالوا اتخذ الله	٣٥	٣٥	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
٣٦	والله يزرق من يشاء	٣٦	٣٦	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
٣٧	والله يزرق من يشاء	٣٧	٣٧	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
٣٨	دا علموا	٣٨	٣٨	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
٣٩	ومن كفر	٣٩	٣٩	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
٤٠	وان تكفروا	٤٠	٤٠	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
٤١	وربك	٤١	٤١	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
٤٢	ولست بديل	٤٢	٤٢	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
٤٣	ان تكفروا	٤٣	٤٣	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
٤٤	وان من	٤٤	٤٤	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
٤٥	ومن جاهد	٤٥	٤٥	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
٤٦	يا ايها الناس	٤٦	٤٦	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
باب (١٠) مسئلة تقدير							
٤٧	ان الذين كفروا	٤٧	٤٧	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
٤٨	ان الله	٤٨	٤٨	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن
٤٩	واما هم	٤٩	٤٩	١٧	سبحل الله	١٥	والمؤمن

۱۵ اس فہرست میں یا سہ اشارہ طرف یا ایہا الذین امنوا یا اے کفر وادغیرہ کے ۲۵

سورت	آیت	سورت	آیت	سورت	آیت	سورت	آیت	سورت	آیت
مع رکوع		مع رکوع		مع رکوع		مع رکوع		مع رکوع	
الانعام ۳	وقالوا ان تا مبعوثين	الحج ۹	وليعبدون تا كفروا	الصافات ۱	واذا قال صلي تا الكافرون	هود ۱	ام يقولون تا مسلمون		
۸	وكذب بؤفكم كسبت	النور ۶	ويقولون امنا تا هم الظالمون	البقرة ۱	قل تا تعلمون	الرعد ۱	وان تعجب تا باد		
۱۱	واقدرودا تا يلعبون	۷	واقسموا بالله تا تعلمون	التافون ۱	اذا جاءك تا لا يعلمون	۴	ويقول الذين تا اناب		
۱۳ و ۱۴	وجعلوا الله تا عليم	الفرقان ۴	ارايتم من اتخذ تا اضل	التخاين ۱	زعم تا ليسير	۶	ولقد ارسلنا تا علم الكتاب		
۱۳ و ۱۴	ولاتبسوا الذين تا مفصلا	۵	وليعبدون تا نظيرا	القلم ۱	فلا تطع الكذابين تا الخطوم	الحجر ۱	وقالوا ايها الذي تا سحورون		
۱۶	وجعلوا تا مهتدين	۵	قل لا يعلمون تا عمون	۲	انجعل تا صادقين	۱	اتي امر الله فلا تستعجلوه		
۱۸	سيقولون تا حرمها	التكوير ۱	ومن اناس من يقولون تا الكاذبون	الحارج ۳	فما للذين تا يوعدون	۳	واذا قيل لهم تا يزرون		
العنكبوت ۳	واذا فعلوا تا من الرزق	۷	فاذا ركبوا تا شقوى للكاثرين	الشعر ۱	ذري ومن تا عنيذا	۵	وقال الذين تا البسين		
الانفال ۵	واذا تشا تا مستدلاين	۳	ضرب الله تا بغير علم	التكليف ۱	وايكنذب تا يكسبون	۱۳	واذا بدلتا آية تا مبين		
الترقية ۵	وقالت اليهود تا سبيل الله	الحزاب ۱	واذ يقول لنا فقول تا الا قليلا				نحن اهلها تا قربنا		
۷ و ۸	لو كان غرضا تا يستعملون	۳	قل ادعوا تا تستحقون				وامنعنا تا كبريا		
۹ و ۱۰	لما كفون بالله تا الفاسقون	۴	وقال الذين تا يريه				وليسكنكم تا قليلا		
۱۱ و ۱۲	لما كفون تا لا يعلمون	العنكبوت ۵	واقسوا تا تحولا	البقرة ۳	ان الله تا الخي سرون	۱۰ و ۱۱	وقالوا ان نؤمن تا بهيول		
۱۳	ليتبدلون ايمانهم تا الله	۳	واذ ايقن امر الله تا يخضعون	۱۳	ما ننسج تا والارض	۱۱	ذلك جزاؤهم تا تقصروا		
۱۴	ومن تولكم تا عظيم	الصفات ۵	فاستقم وجهك لربك تا يصعرون	۱۴	قل اتاجوزنا تا يعلمون	۸	ويجادل تا نبوا		
۱۵	والذين اتخذوا تا لكاذبون	۵	دين كانوا يقولون تا يعلمون	۱۶	قل اتاجوزنا تا يعلمون	۵	ويقول الانسان تا شيئا		
۱۶	واذا ما انزلت تا انصرفوا	الزمر ۱	والذين اتخذوا تا التهار	۱۷	سيقولون تا مستقيم	۸	وقالوا ولا تا الاولى		
يونس ۲	وليعبدون تا ينجون	۵	اتخذوا تا يستبدون	۱۸	لما يكونون تا منهم	۱	اقرب للناس تا مسجونين		
۳	حتى اذا كنتم تا تعلمون	۱	كتاب فصلت تا العالمين	۱۹	ان شئ تا باناسكون	۳	واذا راى تا ينظرون		
۵	ومنهم من يستعبدون تا لا يعصون	الشورى ۱	ام اتخذوا تا قدير	۲۰	قل يا اهل كتاب تا المشركين	۶	ولستعبدكم بالعباد تا المصير		
۶	قل انيتم تا كفرون	۳	ام لهم شركاء تا سيم	۲۱	كل الطعام تا امنا	۴	المؤمنون تا انهم		
هود ۱	الانهم تا يعلمون	۱	وجعلوا تا مبين	۲۲	قل يا اهل الكتاب تا عاتقون	۵	بل قالوا لا تا على بعض		
يوسف ۲	وبالمرمن تا مشركون	۲	ام اخذ تا المكذبين	۲۳	الذين قالوا تا صادقين	۱	وقال الذين كفروا تا فتنه		
العنكبوت ۵	وجعلوا تا من القول	۱	لانه الما هو تا شفقون	۲۴	يسكن تا بغير حق	۳	وقال الذين لا يرجون تا عو كبريا		
ابراهيم ۵	البرالى الذين تا سبيلا	۲	ان تى تا صادقين	۲۵	والله اقليل تا لا يستدون	۳	وقال الذين كفروا تا تفسير		
الحمل ۵	واقسموا بالله تا كاذبين	۳	افرايت تا لا يعلمون	۲۶	والانعام تا ولو نزلنا عليك	۵	واذا قيل لهم اسجدوا تا لغورا		
۷	وقال الله لا تا سقرطون	۱	الا تحقوا تا وقال الذين	۲۷	دقوا ولا تا لا يعلمون	۱۱	واوزنوا تا مؤمنين		
بنى اسرائيل ۱	ان اصفكم بكم تا غيا	۲	والذي قال تا حاسرين	۲۸	قل انيكم تا لشركون	۱۱	وماتزكوا تا الشياطين لعزولون		
۵	واذا افرايت تا قربا	۲	ومنهم من تا سخطا فاعلم	۲۹	قل انى على تا تعلمون	۱۱	بل انكم تا مالا يفعلون		
۷	ربكم الذي تا تبيها	۲	سيقول الخلفون تا قليلا	۳۰	واما قدروا تا يلجون	۱	وقال الذين تا يشكرون		
الكهف ۱	احمد الله تا كذا	۲	قالت الاعراب تا صادقين	۳۱	واذا جاءتهم تا رسالة	۵	كفروا واذا كننا تا انظالمين		
مریم ۵	افرايت الذي تا ياينا فراد	۲	الكرم لى تا الدين	۳۲	سيقول الذين تا حير بها	۵	فما جاءهم حتى تا انظالمين		
۷	واتخذوا تا صدا	۲	افرايت تا ابتدلى	۳۳	والاعراب تا واذا لم	۶	وقالوا نبيج تا لا يعلمون		
۹	وقالوا اتخذنا تا حبا	۳	افرايت تا رب الشعرى	۳۴	اكان للناس تا مبين	۷	وقالوا ولا تا بالكا فريين		
الانبيا ۱	ما ياتهم تا يصحرون	۱	وان يردوا تا غنم	۳۵	واذا تشا تا الجرمون	۷	ولقد ضربنا تا حتى		
۲	ام اتخذوا تا جسم	۳	تتنزل من العليين تا سادقين	۳۶	ويقولون تا الشظيرين	۳	ومن الناس تا السعير		
الحج ۱	ومن الناس من يجادل تا عريه	۲	الهم ترو تا اعزهم	۳۷	ويقولون تا تستعجلون	۱	من يجادل تا السعير		
۲	ومن الناس تا العشير	۳	يا امموا تا القبور	۳۸	ولكن قلت تا ليستدون	۱	وقالوا اذا ضلنا تا ترجعون		

باب في الذين كفروا اور ان کے جواب

سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت
المؤمنون	قد اطلع تا خالدون	الحمد لله	لا تجده تا المفلحون	قی ۳	وسج تا السجود	البقرة ۱۹	ان الصفا تا ۶۵
۴	ان الذين هم سابقون	البشر	ينفون = الصادقون	القنات	كانوا = يهيمون	۲۴	دراقا توم = فيه
النور	ليج له = فضل	۵	يحبون = رحيم	الطور ۲	وسج = النجوم	۲۵ و ۲۴	واتموا = تحشرون
۶	انما كان قول = الغارزون	الملك	ان الذين = كبير	الحجۃ ۲	يا اذ النوى = في الاض	ال عمران ۱	ان اول = سبيلا
۹	انما المؤمنون = المؤمنين	المعارج	المصلين = مكرومون	الزلزل	تم الليل = عليه	المائدة ۱	غير على الصيد وانتم حرم
الفرقان	وعباد الرحمن = مستقر	القياما	النفس الموات =	الدثر ۱	وشياك نظم	۱۳	يا لا تغفلوا = القلائد
النحل	الذين يقيمون = يلقون	المدجرا	يوفون = حريرا	الدهر ۳	داكر = طويلا	الحج ۳	والسيدا الوام = الحسين
القصص	صبروا = الجاهلين	الانزاعات	من خاف = للادوى	الاعلى ۱	وذكر = فصلي	النحل ۴	هذه البلدة = حرمها
۹	تلك الدار = للتحقين	الاعلى ۱	قد افنج = فصلي	الماعون	فويل = يراودون	القصص ۶	انكم تكن = كذا
العنكبوت	والذين امنوا = يركلون	الليل	الانقي = يرطى	باب مسائل زكوة		التين ۱	ثم البدر الامين
۴	والذين جاهدوا = الحسين	البيته	من خشي ربه =	باب مسائل صلوة			
لقمان	الحسين = المفلحون	المعصر	الذين = بالبصر	مسائل			
۳	ومن يسلم = الوافقي			باب مسائل صلوة			
السجدة	انما يؤمن = يعلمون			طهارت ومسجد وغيره			
۵	وجعلنا منهم = يوتقون						
الاحزاب	ان المسلمين = اجرا عظيما						
السبا	عبدني						
الفاطر	الذين يتشون = الصلوة	البقرة ۵	وراكوا = مع الراكعين				
۴	ان الذين يتلون = يتور	۱۴	ومن اظلم = خرابها				
۵	ثم ادركنا = الكبير	۱۵	واتخذوا = السجود				
يونس	من اتبع = كريم	۱۸	ومن حيث = شطره				
الزمر	امن جو = الاباب	۳۱	حافظوا = تعلبون				
۲	والذين اجتنبوا = الاباب	النساء	يا لا تقربوا = غفورا				
۳	افمن شرح = رب	۱۵	واذا ضربتم = موتونا				
۵	الذين يتشون = يشاء	المائدة ۲	يا اذ اقمتم = تشكرون				
علم السجدة	ان الذين قالوا = استقاموا	الاعراف ۱	يا اذ اقمتم = تشكرون				
۵	ومن احسن = المسلمين	۱۰	واقم = الليل				
الشورى	والذين امنوا = الحق	بنى اسرائيل	اقم الصلوة = نافذك				
۳	من عبادة = الصالحات	۱۲	ولا تجهر = سبيلا				
۴	صبار شكور	۱	واقم الصلوة = لذكرى				
۵	الذين امنوا = ينصرون	۸	ومع = النهار				
محمد	والذين = بالهم	الحج ۱۱	ومساجد = كثيرا				
الحجرات	حب اليكم = الرشدون	المؤمنون	الذين هم = خاشعون				
قی ۳	لكل اواب = منيب	۱	والذين هم على = كما فطون				
۳	من يحيا وعيد	النور ۵	في بيت = الصلوة				
الذاريات	انهم كانوا = المحروم	۶	وايقوا = تصنون				
النجم	الذين يتشون = العلم	العنكبوت	واقم = تصنون				
الرحمن	ولمن خاف = جنان	الروم ۲	فسبحان = تطهرون				

باب (۱۹) نذر

البقرة ۳۴	افذرتم = يعلمه
النحل ۴	ويجعلون = تفقدون
الحج ۳	وليوفوا نذرهم
الدهر ۱	يوفون بالنذر

باب (۲۰) مسائل جهاد واحكام

اموال غنيمت وفي واسير

البقرة ۲۴	وقاتلوا في = المتقين
۲۴	يسلكنكم من = القتل
النساء ۱۰	يا خذوا = جميعا
۱۰	وما نكم = ضعيقا
۱۰	فان تولوا = سلطانا بيتا
۱۳	يا اذ ضربتم = خيبر
الاحزاب ۱	يسلكنكم عن = الرسول
۲	فاضربوا = رسول
۷	يا اذ القيتهم = المعصير
۵	وقاتلوهم = الله
۷	واضربوا = مسبين
۶	يا اذ القيتهم = محيط

هـ ثوب كى دو صين من سبك ده جو كافر
 سه اكر هاته اى بس كينيت كينيت اور
 ايك ده جو به لطف هاته كى صياك ربي نصير
 سه ده من سه طاهاس كوا صطلاح شرح
 سه كينيت كينيت سه ترجمه به سه هفت كيا سه

باب مسائل زكوة و صدقات و بيان مصارف

البقرة ۲۴	قل بالنفقة = ابن السبيل
۳۴	يا الفقوا = فيه
۳۴	ان تبدوا = خير لكم
۳۴	وماتفقوا = يحزنون
۳۴	واتوا قلوبهم حصادة
۳۴	انما الصدقات = حكيم
۳۴	واتوا الزكوة = ترجمون
۳۴	والذين اذا = قواما
۳۴	وما اتيهم = المفقون
۳۴	وليطعمون = شكورا

باب مسائل صيام

واعكاف و بيان

ليلة القدر

البقرة ۱۵	ان طه = العاكفين
۳۳	يا كتب = تشكرون
۳۳	احل لكم = الليل
۳۳	وانا نزلناه = عندنا
۳۳	انا نزلناه = الفجر

باب مسائل حج و

بيان خانه كعبه شهر مكه

البقرة ۵	واذ جعلنا = العلم
----------	-------------------

سورت	آیت	سورت	آیت	سورت	آیت	سورت	آیت
البقرة ۱۴	فأشرككم بما تخفون	الفرقان ۳	يوم يرون ما همجورا	الزل ۱	ان لدينا ما	المائدة ۳	ولنرى افاخرهم بما توفون
۱۸	ايتاكم فلا جميعا	۴	الذين يحشرون سبيلا	۲	فكيف	۱	وامروا الذممة كفروا
۲۱	ان الذين لا يركبهم	الشعراء ۵	وقلعت الجنة الميسر حنون	المدثر ۱	فاذا	۲	وقالوا ما يكذبون
۲۵	بل ينظرون في الامر	النمل ۷	ويوم نحشره لا ينطقون	القيامة ۱	فاذا برق	۳	احشروا في الجحيم
ال عمران ۱	يوم يفيض رحمته الله	۸	ويوم ينفخ السحاب	الرحلات ۱	فاذا نجوم	۴	ولون الذين يستهزون
النساء ۶	فكيف حديثا	۹	ويوم يناديهم	الدباء ۱	ان يوم	۵	وايتوا بسودة
الاعلام ۳	قد خسر الذين يمزنون	۱۰	وزعنا يقرنون	۲	يوم ينظر	۶	ولنرى بهم يوم كاطمين
۴	والموتى يجمعون	۱۱	ويوم نقوم الساعة	الذخائر ۱	يوم ترجف	۷	وقال الذين الاطمين
۵	وامن دابة يحشرون	۱۲	محضون	۲	فانما هي	۸	ترى الظالمين بهم
۹	ديوم والشهادة	۱۳	ومن ائمة يخرجون	۳	فاذا	۹	وترى الظالمين خفي
الاعراف ۳	كما بدأكم تهودون	۱۴	ويوم نقوم الساعة	۴	فاذا جأت	۱۰	انهم ليعصونهم السرفين
۶	يوم يأتي يفترون	۱۵	يستعقبون	۵	اذا الشمس	۱۱	ويوم نقوم جاثية
التوبة ۵	والذين يكتفون	۱۶	يدبر الامر تعدون	۶	اذا السماء	۱۲	انهم ليعصونهم
يونس ۱	اليوم يحكم كيفون	۱۷	ويقولون في الجحيم	۷	يصلون	۱۳	قد رهم لا يفترون
۳	لذين اسنوا يفترون	۱۸	قالوا يستنبون	۸	كذبون	۱۴	يقول غيرو
۵	ويوم يحشرون بينهم	۱۹	وامنظروا لاء فوق	۹	اذا السماء	۱۵	والساعة لا يأتى وأمر
هود ۲	من اعظم بهم	۲۰	واقدر الله ووضع الكتاب	۱۰	كل اذا دكت	۱۶	يوم يقول فيس المصير
۹	يقدم النار	۲۱	وترى الملكة بهم	۱۱	اذا	۱۷	فلما راوه تدعون
۱۰	ذلك يوم	۲۲	يوم التلاق الحساب	۱۲	ان الانسان	۱۸	فاشقة ذلة
ابراهيم ۲	يوم نبيل الارض	۲۳	يوم لا مرد	۱۳	ان الانسان	۱۹	وامن سلطانيه
۳	ولقد علمنا به يومهم	۲۴	بل ينظرون المتقين	۱۴	ان الانسان	۲۰	يود في نجية
۴	يوم يوفون	۲۵	ان يوم	۱۵	ان الانسان	۲۱	فكيف شيئا
۵	يوم ندعو سبيلا	۲۶	الاجيد	۱۶	ان الانسان	۲۲	قد كرم يمدد يسير
۶	ويحشرهم يوم صا	۲۷	ولنفع	۱۷	ان الانسان	۲۳	فاذا برق المستقر
۷	فاذا جاء ليفة	۲۸	ديوم يناد	۱۸	ان الانسان	۲۴	لوما اليوم
۸	ويوم ليسير احد	۲۹	ان عذاب	۱۹	ان الانسان	۲۵	ويل يومئذ فيدون
۹	ويوم يقول نادوا مصرفا	۳۰	يومهم يصعقون	۲۰	ان الانسان	۲۶	ويقول تريا
۱۰	فاذا جاء سماعا	۳۱	يوم يمدح الى الماع	۲۱	ان الانسان	۲۷	فاشقة قلوب
۱۱	قيل للذين قضى الامر	۳۲	فاذا انشقت الجحيم	۲۲	ان الانسان	۲۸	يوم يفر فيني
۱۲	وربك جثيا	۳۳	اذا دقت منشا	۲۳	ان الانسان	۲۹	فالمن قوته ولا ناصر
۱۳	ويوم نحشر وردا	۳۴	قل ان الاولين معلوم	۲۴	ان الانسان	۳۰	بل انك ناهية
۱۴	ان كل فردا	۳۵	يوم ترى المصير	۲۵	ان الانسان	۳۱	يومئذ احد
۱۵	من اعرض ظللا ولا يفتن	۳۶	يوم	۲۶	ان الانسان	۳۲	والمن عن الدار تفتي
۱۶	من اعرض فتنى	۳۷	يوم يكشف ذلة	۲۷	ان الانسان	۳۳	وقال للانسان ما لما
۱۷	بل ياتهم هم ينظرون	۳۸	الحاقة	۲۸	ان الانسان	۳۴	والمن عن الدار تفتي
۱۸	لا يرحمهم فاعصين	۳۹	فاذا نفخ ثمانية	۲۹	ان الانسان	۳۵	والمن عن الدار تفتي
۱۹	هو ساعكم الناس	۴۰	فبذات دقة	۳۰	ان الانسان	۳۶	والمن عن الدار تفتي
۲۰	ومن دأهم ملايتسا لون	۴۱	يوم يخرجون ذلة	۳۱	ان الانسان	۳۷	والمن عن الدار تفتي

باب هو منين كقيامت
كدين من منجونا

سورت	آیت	سورت	آیت	سورت	آیت	سورت	آیت
مع کروع	مع کروع	مع کروع	مع کروع	مع کروع	مع کروع	مع کروع	مع کروع
ص ۵	ان یوحیٰ تا مبین	یوسف ۳	ورادوہ الیٰ تا الصادقین	مقوے		الاحقاف ۱	ان یوحیٰ تا مبین
الزمر ۲	انفن حق تا النار	۱۰	عسیٰ جمیعاً	۱۰	واذیننا تا مبین	۲	انفن حق تا النار
۳	انما نزلنا تا یوحیل	۱۱	اذہو بعیر	۱۱	سنفرغ متفران	۳	انما نزلنا تا یوحیل
المؤمن ۲	یلقی الروح تا السلاف	۱۲	انی لاجد تا تعلمون	۱۲	قل اوحیٰ تا خطبا	۴	یلقی الروح تا السلاف
۴	وما کان تا یاذن السم	۱۳	سبحان الذی من اتنا	۱۳	وانما لما قام تا لبدا	۵	وما کان تا یاذن السم
الشوریٰ ۱	فان اعرضوا تا البلاغ	۱۴	اذادی الفقیہ تا ادا	۱۴	باب (۱۲) معجزات و خوارق عادات	۶	فان اعرضوا تا البلاغ
الزمر ۲	ان جو تا لبنی امیل	۱۵	وتری لشس تا رجا	۱۵		۷	ان جو تا لبنی امیل
الفجر ۱	انما یسلنا تا اصیلا	۱۶	ولیشو تا تسعا	۱۶		۸	انما یسلنا تا اصیلا
محمد ۳	اقدارسلنا تا بالظلم	۱۷	واذال یوحیٰ لغفہ تا عجبا	۱۷	۱۰	اقدارسلنا تا بالظلم	
۱	بعث تا یلحقوا ہم	۱۸	وکرئی الکتاب مریم تا سویا	۱۸	۱۱	بعث تا یلحقوا ہم	
التحسین ۲	فاما علیٰ رسولنا الیٰ مبین	۱۹	تنا دلہا تا جنبا	۱۹	۱۲	فاما علیٰ رسولنا الیٰ مبین	
الطلاق ۲	قد انزل تا النور	۲۰	قالو کیف تا حیاً	۲۰	۱۳	قد انزل تا النور	
البجن ۲	قل انما تا رسالہ	۲۱	قال القہار تا اخریٰ	۲۱	۱۴	قل انما تا رسالہ	
۳	قل ان ادریٰ تا لدہیم	۲۲	قال رب تا یاموسیٰ	۲۲	۱۵	قل ان ادریٰ تا لدہیم	
التحقیق ۱	فکر تا کفر	۲۳	فاذا جالہم بہ رب ہامون تا	۲۳	۱۶	فکر تا کفر	
البینۃ ۱	لہم کن تا قیمۃ	۲۴	قال فاذہب تا لاساس	۲۴	۱۷	لہم کن تا قیمۃ	
		۲۵	فلما یاتنا تا الاخیرین	۲۵	باب (۱۳) قرآن مجید و دیگر کتب سماوی		
		۲۶	وتخرنا مع داود تا والطر	۲۶	۱		
		۲۷	وسلمان الیٰ ربک تا حافضین	۲۷	۲		
		۲۸	فاتجوہم تا الاخرین	۲۸	۳		
		۲۹	واذال یوحیٰ تا وقومہ	۲۹	۴		
		۳۰	وورث سلیمان تا قولہا	۳۰	۵		
		۳۱	ولقد الطیر تا یحیون	۳۱	۶		
		۳۲	ارجع الیہم تا نفل ربی	۳۲	۷		
		۳۳	وکان فی المذیۃ جمیعین	۳۳	۸		
		۳۴	واوحینا تا ان وعدناک	۳۴	۹		
		۳۵	قال رب تا الغالیون	۳۵	۱۰		
		۳۶	اولہم کیفہم تا علیٰ علیہم	۳۶	۱۱		
		۳۷	یا امنوا تا لم تروا ما	۳۷	۱۲		
		۳۸	ولقد اتینا تا المبین	۳۸	۱۳		
		۳۹	واذین الیٰ تا یقظین	۳۹	۱۴		
		۴۰	واذکو عبدنا تا آواب	۴۰	۱۵		
		۴۱	فخرناہ تا الاصفاۃ	۴۱	۱۶		
		۴۲	ارکض تا شاتمہم	۴۲	۱۷		
		۴۳	وقال فرعون تا الحساب	۴۳	۱۸		
		۴۴	واذک تا مغرورون	۴۴	۱۹		
		۴۵	والعلم تا الکبریٰ	۴۵	۲۰		
		۴۶	وان عدابی ہوا العذاب الایم	۴۶	۲۱		

سورة	آيت	سورة	آيت	سورة	آيت	سورة	آيت
مع كورع	مع كورع	مع كورع	مع كورع	مع كورع	مع كورع	مع كورع	مع كورع
الحجر ٦	انا كفيناك ما يعلمون	يس ٣٣	ولولا اننا لفسدنا ما يرجعون	الزمر ٢٨	فالم تار	الاحرة ١٠	ضرب الله مثلا عبدا مستقيما
النحل ٣٨	قد كرمنا الذين تشاققون فيهم	الصافات ٥٥	فكفروا بربهم يعلمون	المرسلات ٢٨	الم ملك	١٣	كالتى نقصت
١٠	هل ينظرون	٢٨	يسترون	٢	كلوا	١٥	ضرب الله
٦	افامن الذين	٥	رجيم	١٥	فالم	٥	واضرب لهم
٤	ثم اذا كشف	٣٣	كذب الذين	١٥	يل الذين	٦	واضرب لهم
٦	وكما لمكننا	٣٣	قل يا قوم	١٥	انهم يكيدون	٢٤	ولا يسع لهم
٤	افانتم	٥	قد قالوا	١٥	من كوفي	٣	ومن يشرك بالله
٨	وان كادوا يستفزونك	١٥	المر	١٥	المر	٥	شئ نوره
٨	وامنع الناس	٩	افلم يسروا	١٥	المر	٥	والذين كفروا
١٢	بل لهم موعد	٥	فان عرضوا	١٥	المر	٥	فلا اتهم
٦	فلا تعجل عليهم	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
٥	من اعرض عنه	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
٤	ومن اعرض	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	ولقد استهزئ	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	ومن الناس	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	من ينادي	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	وان يذبحوك	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	ولا يزال الذين	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	وانما على ان	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	التحسين	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	فلينذر الذين	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	فقد نذروا	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	لا يؤمنون	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	ان الذين لا يؤمنون	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	قل سيروا	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	وما اتمم	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	وليتوا فسوف يعلمون	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	ولقد ارسلنا	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	فاصبر	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	ومن كفر فلا يحزنك	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	ومن اطعن	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	وكذب الذين	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	ولوترى اذ فرجوا	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	وان يذبحوك	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	فن كفر	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم
١٣	فلما جاءهم	٥	الذين	١٥	المر	٥	فلا اتهم

تمت

جان کا لاگو	پچھڑنے لگے کارہنہا۔ جان کا وہاں ہونا۔ (فرہنگِ اصفیہ)
ہو جانا	دشن جانی۔ جان لیوا۔
جھٹکا	گر وہ بیچڑ۔
جائے نہ	نچا درست ٹھیک۔ مناسب۔
جائے باس	ناس جانا کھوڑا کھوڑا ستیاناس ہونا۔ تباہ و برباد ہونا۔
جھٹکا پھٹکا اٹھنا	نصرے جھٹلانا۔ نصرتیں اٹھانا۔
جھوٹا پاشیا	حد سے زیادہ جھوٹا۔ لباڑا۔ سمجھار۔ دغا باز۔ (فرہنگِ اصفیہ)
جنبہ	بہاوش۔ آفریش۔
جھپکا	دشت۔ اندیشہ۔ خون۔
باب الہیم الفارسی	
جرتہ بھر	تھوڑی سی جگہ۔
جلد باندھنا	مرد و دست مانا۔ کسی حدس مقام پر بزرگ کے مزار پر کھڑا ہونا۔
جئے چائے	نیت سے کہ میری مراد پوری ہوگی تو اس قدر چھاوا چڑھاؤں گا۔
چھوڑت	مرید۔ متفقہ۔ شاگرد۔ خدمتگار۔
چلو	نا پاک آدمی کو کہتا ہوں۔ بلیدہ کا سایہ۔ نا پاک۔ (فرہنگِ اصفیہ)
چٹان	باغی کی غلی میں بس پانی یا کوئی نئی چیز رکھ لیں۔ (فرہنگِ اصفیہ)
چٹ کر جانا	بڑا سمجھ۔ جوری بھگسی۔
چھدار رکھنا	لکھا جانا۔ اڑا جانا۔
چھدا اٹارنا	الزام دینا۔ برستان لینا۔
چھپ چھپ	گل اٹارنا۔ باراحسان اٹارنا۔
چھپ چھپنا	ریزہ ریزہ۔ ٹکڑے ٹکڑے۔
چھپ چھپ	گھبرا جانا۔ اے ادا سان ہونا جو اس باختہ ہونا۔ (فرہنگِ اصفیہ)
چھپ چھپ	دل کی فطی۔ خول۔ ٹوکھو کی۔
چھڑ	جال پلن۔ بطور طریقہ۔ عادت۔ مزاج۔ چلا کی۔ غلطہ۔ جھل۔ جھیل۔
چھپ چھپ	(فرہنگِ اصفیہ)
چھپ چھپ	فراق برائی۔ الگ ہونا۔
چھپ چھپ	فیصلہ۔
چھپ چھپ	اوپھ۔ جیلا۔ سطر۔ شکیب۔ ضیع۔ (فرہنگِ اصفیہ)
چھپ چھپ	خبر۔ حیثیت۔ نیاز۔
چھپ چھپ	جھل دینا۔ امتحان لینا۔ آزمائش کرنا۔
چھپ چھپ	جھولی بھری ہوئی بات کو یاد کرنا۔
باب النحاح	
خیالی کے چلانا	ایسی باتوں کی طرف خیال دوڑانا جو قوع میں نہ آسکیں۔
خیالی بھلاؤ کا	دہ بائیں دہین میں نہ کرنا جو ممکن تو قوع ہوں۔
خیالی بھلاؤ	بھلاؤ دان۔
خیالی بھلاؤ	گڑھے ہوئے آئے کو مڑا کر پھیلانا۔
خیالی بھلاؤ	اٹھاؤ۔ صرف۔
باب الدال	
دو ٹوک	مان۔ القہ۔
دھاک	دورخون۔ دہشت۔ رعب۔
دھاک	سبھل۔ گیر۔
دھاک	محل کرنا۔
دھاک	لعنت طاعت کرنا۔

پوچھنا	نفتیش۔ پوچھا یا پوچھ
پوچھنا	مکو کا جان بچانا۔ دھوکا دینا۔ خرب دینا۔
پوچھنا	پوڑا۔ نا استوار۔ کمزور۔ چوس جیسا۔
پوچھنا	آوا۔ بکل۔ وودجک جہاں ایشیہ کی ہیں۔
پوچھنا	حصہ۔ کچھ۔ کھانے پینے کی چیز کا حصہ۔
پوچھنا	زور باندھ کر آنا۔ دباؤ ڈالنا۔
باب التاء العربی	
توڑنا	روک تھام۔ دم و لاسا بیچ پاؤ۔
توڑنا	توڑنا۔ اس میں اس تیر کو کہتے ہیں جس میں جہاں بھی لوگ کی جگہ تھکتی ہوئی کی عمارت میں سے تھکانے سے مراد ہوتی ہے تھکانے بات جس طرح بولا کرتے ہیں وہاں پر کی اڑاتا ہے۔ (فرہنگِ اصفیہ)
توڑنا	بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ کسی لیے لفظ کو جوان کی زبان پر چڑھا ہوتا ہے جاوے یا ہر ایک بات کے بعد بولا کرتے ہیں اسی کو بچہ کلام کہتے ہیں۔ (فرہنگِ اصفیہ)
توڑنا	مزار و گرد۔ روتہ۔ تیر۔
توڑنا	متفرق۔ پریشان۔ الگ الگ۔ جدا جدا۔
توڑنا	بے کسی علاقہ کے پیمان لینا۔ بھانپنا۔ سمجھ لینا۔
توڑنا	پتا۔ نشان۔ شمع۔ ٹھکانا۔
توڑنا	گرم کرنا۔ ناؤ دینا۔ سونے روپے وغیرہ کو آگ میں کھڑ کر کھرا کھوٹا دیکھنا۔
توڑنا	ایک طرح کا رجحان ہے سیاہ جوشی اونٹوں کے سنے کے کام میں آتا ہے جس میں آگ جلتی جاتی ہے۔
توڑنا	ظہر کہتے ہیں۔ زوف۔ لعنت۔ طاعت۔
توڑنا	سوالی کے مطابق جواب دینا۔ جتنی کے ساتھ جتنی نرمی کے ساتھ نرمی کرنا۔
باب التاء الفارسی	
ٹانک لویے مارنا	پریشان۔ سرگردان۔ پھرنا۔ پھرنا۔ ابراہیم دوقی قوماے ہیں۔
ٹانک لویے مارنا	تیر پڑھ مارنا پھرنا پڑھ مارنا۔
ٹانک لویے مارنا	افسون چلاؤ۔ مقرر۔ نکلا۔ (ماخوذ فرہنگِ اصفیہ)۔
ٹانک لویے مارنا	بک ارادہ کر لینا۔ نیت کرنا۔
ٹانک لویے مارنا	ٹھوک بھرا کر دیکھنا۔ اچھی طرح دیکھنا۔ کھوٹا کھوٹا کھنا۔
ٹانک لویے مارنا	ٹھکانے لگنا۔ کامیاب۔ جوان۔ حسب درخواست حاصل ہونا۔ مڑاؤ کو پہنچنا۔
ٹانک لویے مارنا	سین کی گولی بوجھت ہو کر کان کے سوراخ میں اڑ جاتی ہے۔
ٹانک لویے مارنا	جملہ خواہ کرنا۔ سناہ تینا۔ دینا۔ (ماخوذ فرہنگِ اصفیہ)۔
ٹانک لویے مارنا	نظر جمائے۔ براہ دیکھنے چاہنا۔
ٹانک لویے مارنا	جی۔ سہیل کی ضد تھمید کی۔
باب الہیم العربی	
ٹھکانا	جلوی سے کوئی کام کرنا۔ (فرہنگِ اصفیہ)
ٹھکانا	شرما سہا کرنا۔ آنکھ چڑھانا۔ ٹھکانا۔
ٹھکانا	ٹھکانا۔ بہنا۔ جاری ہونا۔
ٹھکانا	بھڑکانا۔ جنبش دینا۔ دھمکانا۔
ٹھکانا	بھڑکانا۔ سوئے کے نزدیک ہونے کا وقت صبح کی نادی کی۔
ٹھکانا	عوط۔ دیکھنا۔

کو بیجا بولنا ہے آپ سے کہیں ایک مجلس آدمی ہوں نہ یہ ہر ایک شخص کو اپنا مال تجارت دیکھتی ہو کر تم اس سے اپنے واسطے کوئے کوئے لے کر دے بہت جلد تم کو منظور ہوگی آپ تشرف لے گئے اور حضرت خدیجہ سے ذکر کیا حضرت خدیجہ نے جھٹ منظور کر لیا۔ اور کہا اگر تم یہ کام کرو گے تو تم کو آوروں سے دو گنا دو گنی پس آپ ان کے مسترد علامہ کے ساتھ مال تجارت سے کرنامہ لے کر آپ کے عجیب غریب خوارق میرہ نے دیکھے اور منظور رہا ہے سے بھی ملاقات ہوئی اس سے بھی آپ کے نبی ہونے کی خبری اور مال میں بھی مولی نفع سے دو گنا نفع ہوا ویشیوں کو رہنے وقت آپ کے جس داخل ہو اس وقت خبر پڑنے والا خانہ پریشی غصہ آپ کی زورانی صورت دیکھی اور میرہ سے بھی آپ کا ہمارے سفر مٹاوا انہوں نے کوشش کی کہ میرا ان سے نکاح ہو جائے غصہ کا جس درجہ پر آپ کا نکاح حضرت خدیجہ سے ہو گیا آپ کی عمر اس وقت ۲۵ برس کی تھی اور حضرت خدیجہ کی ۴۰ سال کی۔

آپ کی پیغمبری کے وقت کیا عمر تھی

جب قریش نے چالیس سال سات ماہ کی ہوئی۔ آپ ماریاں تھے کہ بہرہ آپ پہنچے لائے اور وہ کرایا مانگا تھا۔

آپ نے مکہ معظمہ سے کجی کی اور کتنے دن

تھے میں رہے

جب آپ نے جوقہ کی جو عمر ۳۷ سال کی تھی اور نبی ہوئے ۳ سال ہوئے تھے۔

ہجرت الاول ۱۳ شعبہ نبوی یوم دو شنبہ تھا۔

تاریخ یوم و سن وفات

آپ نے ۶۳ سال ۱۲ ربیع الاول ۱۱ سالہ ہجری یوم دو شنبہ کو انتقال فرمایا۔

وحی کے محفوظ رہنے کی کیا دلیل ہو

وحی کی حقیقت واضح طور پر معلوم نہیں مگر نزول وحی پیغمبر صاحب پر بہت سخت گزرتا تھا رنگت قہر جاتی تھی اور جسم گرمائی آجاتی تھی۔ یہاں تک کہ کبھی آپ اونٹنی پر سوار ہیں اور وحی نازل ہوتی تو اونٹنی سے آپ کے ہوجھ کا تھل نہیں ہو سکتا تھا۔ اور کبھی ایسا بھی ہوا کہ آپ کسی صحابی کی مان پر سرسبز رکھ گئے بیٹھے ہیں اور وحی نازل ہوتی تو اس کی گویا یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس کی مان مارے پوچھ کے ٹوٹ جائے گی جس کی گرائی اور رنگت کے قہر ہونے کے علاوہ ایک کیفیت یہ بھی تھی کہ کسی ہی سخت سردی ہو نزول وحی کے وقت آپ پسینے پسینے ہو جاتے تھے۔ ابتدائے زمانہ نزول وحی میں تو پیغمبر صاحب کے وہیں لگتا تھا نزول وحی کے وقت جو حالت پیغمبر صاحب طاری ہوتی تھی اس کو اوقات مختلف میں سیکڑوں صحابیوں نے دیکھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ نزول وحی میں کسی طرح کا شبہ نہیں کرتے تھے اور نہیں کر سکتے تھے۔ نزول وحی کسی حالت اور کسی وقت اور کسی مقام کا پابند نہ تھا۔ مگر۔ بدینہ۔ سفر۔ حضر۔ جلوت۔ غلوت۔ رات۔ دن۔ کل اوقات اور حالات میں نزول وحی ہوا ہر نزول وحی پیغمبر صاحب کی اختیاری بات تھی کسی وحی متصل آتی تھی اور کبھی مدت دراز تک قطعی انقطاع وحی کے زمانے میں پیغمبر صاحب کی وہ کیفیت ہوتی تھی جس پر ابابلو کہ قبض سے تعبیر کرتے ہیں یعنی دل کی ملاوٹ اور ہوا جس کو بے چینی لازم ہے پیغمبر صاحب نزول وحی کے وقت الفاظ وحی کے اعادہ فرمانے میں جھلت فرماتے تھے اعادہ ہر کیفیت نزول وحی رائے ہوئی اور آپ کسی ٹپہ سے صحابی کو بلا کر وحی کو لکھتے

تھے اور اس کے علاوہ الفاظ وحی زبان زد صحابہ ہو جاتے تھے پیغمبر صاحب کے زمانے میں کتابت کا درجہ ابتدائی حالت میں تھا اور خاص کر عرب میں یوں بھی لکھتے کہ ذخیرہ بہت ہی کم تھا۔ پس وحی کبھی ہر کی جھلیوں اور کبھی اونٹ کی پٹریں اور کبھی کچھ کے چھوٹے اندر کبھی پتھر کی کتلیوں پر لکھی جاتی تھی اور صحابہ میں سے جن کو زیادہ شوق تھا وہ بطور خودی کو جمع بھی کرتے جاتے تھے لیکن بالاستیعاب نہیں بلکہ جس کو کچھ بہرہ پہنچا قدرت واد حضرت جمع کر لیا پیغمبر صاحب کی زندگی میں پورے قرآن کا کسی ایک شخص کے پاس جمع ہونا نہایت نادر و نادرانہ تھا صحابہ میں پورا قرآن موجود تھا کچھ لوگوں کے سینوں میں کچھ جھلیوں اور پڑوں اور پتھروں میں۔ بلکہ یہ بات بخافہ کے قابل ہے کہ انسان کے حواس ظاہری و باطنی زیادہ استعمال کرنے سے زیادہ قوی ہوتے ہیں اس زمانے کے لوگ آدیس کہ پیٹھے لکھتے تھے قوت حافظہ کو زیادہ کام میں لاتے تھے جو ان کتابت کا عروج ہوتا تھا قوت حافظہ کو سارا ملتا گیا اور یہی وجہ ہے کہ ان وقتوں کے لوگ ویسے قوی اعظم نہیں ہیں۔ جیسے قرون اولی کے لوگ تھے اور وہ لوگ قرآن کی طرہ سے ایسے بے بردا بھی تھے جیسے کہ ہم لوگ ہیں اور کئی زبان تھے اور قرآن کی فصاحت اعلیٰ درجے کی فصاحت تھی قرآن جو جوبیش کے طور پر سب کی زبانوں پر چڑھا ہوا تھا سب سے پہلے خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قرآن کو ایک جگہ جمع کیا اور کچھ کتبے یعنی تھوڑے کتبوں کے سینوں میں تھا اور کچھ جھلیوں اور پڑوں اور کتلیوں پر تھا سب کا ایک جگہ لکھوا لیا۔ اور معلوم ہے کہ سورتوں کے نام اور آیات کی اندرونی ترتیب سب کچھ پیغمبر صاحب ہی اپنی زندگی میں کر گئے تھے جب وحی نازل ہوتی وہ فدا کر دیتے کہ اس آیت کو فلاں جگہ پر لکھا جائے لکھ لو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سارا قرآن ایک جگہ کر کے ام المومنین حضرت خدیجہ کے پاس لکھوا دیا اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ کیا کہ اس قرآن کی نقلیں کر کے جگہ جگہ بکھیر دیں اور متفرق اور منتشر طور پر جو جس کے پاس تھا اس سے لیکر سب اختلافات کے لئے تلف کر دیا پیغمبر صاحب نے اپنے کلام کی حفاظت کا ایسا ستم استعمال فرمایا جس کو قرآنی مژدہ لکنا چاہے کہ ہر ایک زمانے میں ہر آدمی اور ہر مسلمان کو قرآن کے حفظ کرنے کا شوق رہا اور اب بلا سائلہ کیفیت یہ ہو کہ اگر خدا تعالیٰ ہر قوم سے زمین سے کتنی قرآن معدوم ہو جائیں تو کوئی قطعہ قرآن ایسا نہیں ہو جہاں حافظ قرآن نہ ہوں اور ان کی یادداشت سے قرآن نہ لکھ لیا جائے جس قدر قرآن مختلف تھا ان زمین میں اس طرح لکھے جائیں ان میں باجمہر بزرگوار لفظ تک کا بھی فرق نہ ہوگا یہ وہ خصوصیت ہے جو کسی قوم کی کسی کتاب کو بے شک و شک حاصل ہوتی اور حاصل ہوگی بھی نہیں یہ وہ باتیں ہیں جو ہم نے کتب احادیث و سیر سے لیکر لکھی ہیں۔

سب سے پہلی اور سب سے پچھلی وحی

سب سے پہلی وحی۔ اقراء باسم ربك الذی خلق خلقا لک انسان مالم یعلم ہو اور سب سے آخر والقول المؤمنون حی الی اللہ تضرع فی کل نفس ما کسبت وھما لفظ المؤمن اس کے نزول کے گیارہ اور یہ روایت ہے سترہ روز بعد آپ نے انتقال فرمایا +

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَذَكَّرُونَ

نعلے تہائی کا لاکھ لاکھ شکر و کہ اسی کی توفیق اور اسی کے فضل و کرم سے

قرآن مجید فہم کیل

ترجمہ حکیم الامت و بار افضل الفضل و عالی جناب شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب

نیرہ برس کے عرصے میں سو سو دفعہ ۴۸ ہزار

(۱۳۲۴ ہجری)

پیشکش کرنے والے مولانا محمد عتیق الرحمن صاحب

المنزل الاول

اس سورۃ فاتحہ کے چار آیتیں اور
اس کی سات آیتیں ہیں ۱۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(بسم اللہ، اللہ کے نام سے
رجو انہایت رحم والا مہربان رہی)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ

ہر طرف کی توفیق بخدایا کہ دنیا والوں پر بھی تمام جہان کا پروردگار رہی نہایت رحم والا

الرَّحِيمِ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ

مہربان روزِ جزا کا حاکم راجی خدا، ہم تیری ہی

نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا

عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو (دین کا)

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ

سیدھا راستہ دکھا اُن لوگوں کا راستہ جن پر

أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

تو نے دایا نازل کیا اُن کا جن پر غضب نہیں نازل ہوا

وَلَا الضَّالِّينَ ۝

اور نہ گمراہوں کا

الحجۃ الاول

ول اس طرح کے حروف و
قرآن مجید کی بعض سورتوں کے
شروع میں واقع ہیں مقطعات
کہلاتے اور مغرب و صبح کے
کی طرح پڑھے جاتے جو
اسرار دہی ہیں جس سے جن کے
سنی خدائے کی صحبت بندوں
پر ظاہر نہیں کیے بعض مشرکین
نے جو سنی بخیرہ کیے ہیں وہ ان
کی اپنی رائے پر افسانہ
سنی ہیں کہ پیرنگوں کو اس
آوردہ زیادہ ہدایت دیتی ہے یا یہ
کہ جن لوگوں میں پیرنگ کا رہنے
کی صلاحیت ہو ان کو اس سے
مددیت ہوتی ہے اور افسانہ
یاد رکھ سے انسان عاجز ہو وہ
مغفل اس کی نسبت محب و محبت
ذات و صفات خدا اور احوال آخرت
مع
و دوزخ و جنت وغیرہ افسانہ
قرآن میں بیان کیا ہے تاکہ
اور مذکور بہت جگہ یا اور اس
کو لفظ اقامت صلوات سے تیسر
کیا جو منفرد ہے اس کے
کسی سے کہے ہیں بعض نے پانچویں
کے اور بعض نے آداب شرائط
کے ساتھ بھالائے کے اور بعض
نے مطلقاً ناپڑھنے کے اور
ہم نے ہی اخیر کے سنی اعتبار
کیے ہیں اس واسطے حقیقت
میں برصنادی و جو پانچویں
اور بجا آوری شروط کے ساتھ



سُوْرَةُ النَّاسِ وَهُوَ اَمَّا وَتَسْمُوْنَ اِيْمَانُ اَوْ اِيْمَانُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان اور مہربان

اَلَمْ يَكُنْ لَكَ كِتَابٌ لَّسْرِيبٍ نَّفِيَةٌ

آوردہ یہ وہ کتاب ہے جس کے کلام الہی ہیں میں کچھ بھی شک نہیں

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

پر پیرنگوں کی رہنمائی جو غیب پر ایمان لائے

بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا

اور نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ایمان لائے

رَزَقْنٰهُمْ يَنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ

ان کو دے رکھا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے اور (راہیہ تیسرے)

يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِمَّا اُنْزِلَ

جو کتاب (قرآن) ہے اور جو کلام میں تم سے پہلے آئیں ان (مصاب) پر ایمان لائے

مِّنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُوْنَ

اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں

فلنجدنك في الكهين من بني مضر اذ ادى كعب بن لؤي...

فِي طَبَقَةٍ مِّنْ ذَاكُم مَّن قَدْ تَلَوَّاهُ حَرًّا...

لا يهديهم الله ولا ينفعهم شيئا وهم يفترون...

سورة قمر کی تجارت ہی سود مند ہوئی اور در راہ راست ہی پر قائم رہے...

مَن شَهِدَ عَلَىٰ نَفْسِهِ أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا حُرًّا...

ان دینا قہر کی گواہی کہ جس کی گواہی میں ہے کہ وہ ایک عیب دار ہے...

ذَهَبَ اللَّهُ بِنُوحٍ إِذْ دَعَا إِلَىٰ دَوْلَتِهِ...

تو اللہ نے اُن کو دلوں کی آنکھوں کا نور سب کر لیا اور اُن کو اندھیرے میں چھوڑ دیا...

عَمَىٰ صُغُرًا لَّا يَرُوجِعُونَ ۚ أَوْ كَصِيبٍ مِّنَ السَّمَاءِ...

اندھے کو اندھیرے میں چھوڑ دیا اور راست پر نہیں لے سکتے...

رَعْدٌ وَرُقَىٰ ۖ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم...

گرج اور رقی موت کے دُور سے مارے گئے کہ اپنے کانوں میں ٹھونسنے لیتے ہیں...

حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ۚ

اور اللہ مشکور ہے کہ وہ ہر کافر کو اس کی پورے سے نہیں چھوڑے گا...

أَبْصَارُهُمْ كُلًّا أَضَاءَ لَهُمْ مِّشْوَاهٌ ۚ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ...

جب اُن کے آگے چلی گئی تو اُس کے چاند نے ہیں دھجے اور جب اُن پر اندھیرا چھا گیا...

قَامُوا وَكُوْشَا ۚ اللَّهُ لَذِيْ أَبْصَارِهِمْ ۚ وَاللَّهُ...

تو کھڑے ہو گئے اور اللہ چاہے تو دلوں ہی اُن کے غلطے اور دیکھنے کی توفیق دے گا...

عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ قَدِيرٌ ۚ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ۚ عَبْدٌ لِّلَّذِي خَلَقَكُمْ...

ہر چیز پر قادر ہو گا تو گویا اپنے مہر و نگار کی عبادت کرو جس نے تم کو...

وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَنَّوْا لَعْنَةُ اللَّهِ ۚ لَئِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْآرْضَ...

اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے گزرے ہیں یہ لعن کر دیا جائے گا کہ وہ زمین کو زمین کا فرش بنایا...

فِرَاشًا ۚ وَالسَّمَاءَ بَنَاءً ۚ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً...

اور آسمان کی بنیاد اور آسمان سے پانی برسا کر اس سے پھارے...

الْغَمَامَاتِ ۚ فَاَلْكُمُوهَا ۚ فَجَعَلُوا لَهَا لُبًّا ۚ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ...

گھاس کے کھل پیدا کیے پس کسی کو اللہ کا ہم چاہ نہ بناؤ اور تم کو جانتے رہو جتنے چاہو...

کتاب میں لکھا ہے کہ جس نے اللہ کی عبادت کی اور اس کی راہ میں جان و مال قربان کیا...

وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَنَّوْا لَعْنَةُ اللَّهِ ۚ لَئِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْآرْضَ...

ترقی کے لئے ہیں وہ مٹی، لہو، خون و جنت پر ہیں مال و جان ہی کی قربانی کی عبادت کرو اور اللہ کی راہ میں جان و مال قربان کیا...

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

مَعَ الرَّكْعَيْنِ ۝ اَتَاَمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ۝
 وَاَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتٰبَ ۚ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاسْتَعِيْزُوا بِالصَّبْرِ
 وَالصَّلٰوةِ ۚ وَرَآئُهَا كِبٰرٌ ۙ اِلٰى عِلَالٍ خٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَنْظُرُوْنَ
 اَنْهُمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۙ وَهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ يٰبَنِيْ اِسْرٰءِيْلَ اذْكُرُوْا
 نِعْمَتِيْ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ ۚ وَاَنْتُمْ كُنْتُمْ كٰفِرِيْنَ ۝ وَاتَّقُوا
 يَوْمًا لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا ۚ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ
 وَلَا يُوْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ ۚ وَلَا هُمْ يُنصَرُوْنَ ۝ وَاذْخَبْنٰكُمْ مِّنْ اِلٰ
 فِرْعَوْنَ يَسُومُوْكُمْ سُوْءَ الْعَذٰبِ اِيْذُ الْجُوْنِ اِبْنَاءَكُمْ ۚ
 يَسْتَحْيُوْنَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَ
 اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَبْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَا لِفِرْعَوْنَ ۚ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝
 وَاِذْ وُعِدَ مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ
 ۝ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ عَفُوْا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
 وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقٰنَ لَعَلَّكُمْ تُهْتَدُوْنَ ۝ وَاِذْ

کی مدد کی اور حضرت موسیٰ نے دیا پرانی لاشی مدد یا جنت کو کہنے کو گیا ہی اسرائیل سے کہنے کے فرعون عیسا بنے جلا آتا تھا جہاں کے جوں نیچا دیا کے کہنے کے لئے کہ ایک برگئے
 ذنوں اور اس کا نام لکھ کر ڈوب گیا ۰۱۲

موتے نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو! تم نے بکھرے (کی پریش) کے اعتبار کرنے سے اپنے اوپر رنج و اہی، ظلم کیا

(رَبِّ) اپنے خالق کی جناب میں توبہ کرو اور (وہ یہ) کہ اپنے لوگوں کو بافتوں سے اپنے تئیں ہلک کر دے تم کو پیدا کیا ہے اُس کے نزدیک تمھارا

ہم جب تمہاری طرف سے تمہارے حکم کی نافرمانی ہوئی تو خدا نے تمہاری توبہ قبول کر لی بیشک وہ بناوے قبول کرنے والا مہربان ہے اور اللہ

رے (یعنی تھکائے) دھوکہ دہنی سے کہا تھا کہ اے موسیٰ جب تک تم خدا کو ظاہر نہیں دیکھ لیں جو تم کو کسی طرح تھا البتہ کہنے والے ہیں کہ خدا ہی تم سے

اور یہ سب سے پہلے کہ اس کا سامنا کرنا
اور تو بہت زیادہ دوسری چیزیں اور اس کا سامنا کرنا
یہ سب سے پہلے کہ اس کا سامنا کرنا

طَيْبَت مَارَاقِنَهُ وَمَا كَلَمُوا وَلَئِنْ كَانُوا لَلْغٰثِمِ يَطْمُونُ

وَذَقْنَا دَخْلَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ فَكُنُوا مِنْهَا حَشِيَّةً تُرْسِدُونَ

A single staff of handwritten musical notation. The notation includes various note values (quarter, eighth, and sixteenth notes), rests, and bar lines. The handwriting is in ink on aged paper.

١٠٠

دلوں میں (سوال) کو جو لوں (ان میں) سے روئے دعا ہے (استغفار) جو ان کو تیری ہی اس بل (پر دوسری دہان) پر سے ہے

تو ہم نے اُن مشرعوں پر اُن کی نافرمانی کی سزا دیں

وَرَدِي اَسْهَے فَاِیْ حَیْثُ کُوْنُکُمْ اَعْلَمُ اِلَیَّ بِاَمْرِکُمْ ۚ فَاصْبِرْ لِحُکْمِیْ ۚ اِنَّکُمْ عِنْدَیَّ لَکَافٍ ۚ

وَالْحُجُجِ شَرِيفَةٍ اَتَتْكَ اَحْسَنُ عِيْنٍ اَوَّلَ عِلْمٍ كُلِّ اِمَامٍ شَرِيفٍ بِهِمْ

یہاں سے ملے علاؤ الدین کو چار سو تیرہ سو تیس روپے کی رقم ملی۔ یہ رقم اس وقت تک کہ وہ اس کی تمام ضروریات کو ادا کر دے اور باقی رقم کو بھی اپنے لیے رکھ لے۔

میں کیا اس کی یہ سزا ہوئی کہ عیاں حاصل افروختیاں ہو ملک میرا تختہ سے نکل گیا ۱۲۱۰+

جب (تو یہ بھی) تم میں سے کسی نے بھی اس کا نام نہ لیا تو مجھے یہ بھی پتا چلا کہ اس کا نام کون ہے۔

ن کو اوپے

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ لَّوْلَىٰ مِمَّنْ

پھر اس کے بعد تمہارے دل ایسے سخت ہو گئے کہ گویا وہ پتھر ہیں بلکہ ان سے بھی سخت تر اور

الْحِجَارَةِ كَمَا يَتَّخِذُ مِنْهَا الْاَنْهَارُ ۚ وَانْ مِنْهَا لَمَّا يَشْقُوقُ فَيُخْرِجُ مِنْهُ

پتھروں میں تو پتے ایسے ہی رہتے ہیں کہ ان سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں اور بعض پتھر ایسے ہی رہتے ہیں پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی نکل

الْمَاءُ ۚ وَانْ مِنْهَا لَمَّا يَغْطِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

اور بعض پتھر ایسے ہی رہتے ہیں جو اس کے ڈر سے گر پڑتے ہیں قل اور جو کچھ (لوگوں) کر رہے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں

اَفَطَسَعُونَ اَنْ يُؤْمِنُوا بِالْكَفْرِ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ

رسلا تو! کیا تم کو تو فتح ہو کہ (یہود) تمہاری بات تسلیم کر لیں اور ان کا حال یہ ہو کہ ان میں کچھ لوگ ایسے ہی ہو گئے ہیں کہ کلام خدا سنتے

اللَّهُ ثُمَّ يُحْمِلُوْنَهُ مِنْ بَعْدِ عَقْلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاذِ الْقَوْلَ الْاٰخِرَ

پھر اس کے لئے پچھے دیدہ و دانستہ اس کو کچھ کا کچھ کہتے تھے و

اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا وَاذِ اٰخِرَ بَعْضُهُمْ اِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوْا اَلْحَدِثُ تَوْنُهُمْ

تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اور جب تنہائی میں ایک دوسرے پاس ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جو کچھ (توڑا قیں)

بِمَا فَعَلَ اللَّهُ عَلَيْنَا لِيُحَاجُّنَا بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝

خدا نے تم پر ظاہر کیا یہ کیا تم مسلمانوں کو اس کی خبر کیے دیتے ہو کہ کل کلام کو تمہارے پروردگار کے رو بہدای بات کی سند ہو کہ تم سے جھگڑیں

لَا يَعْلَمُونَ اَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ اٰمِنُوْنَ

ان لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں کہ جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اللہ (سب) جانتا ہے اور بعض ان میں ان کا حال ہے

لَا يَعْلَمُونَ الْكِتٰبَ الْاٰمٰنٰی ۚ وَانْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ قَوْلٌ لِلَّذِيْ

جو (نہ) سنتے فطرت کو کہ یہ جو (کتاب) الہی کے مطالب (کو) کچھ ہی نہیں سمجھتے اور وہ فقط خیالی سمجھتے ہیں یا کرتے ہیں اور کتب میں سے

يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاٰیٰتِهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ

اپنے اہمیتوں سے تو کتاب تمہیں پھر لوگوں سے کہیں کہ یہ خدا کے ہاں سے

لَيْسَتْ رُوٰیہُ مِمَّا قُلِبَ لَہٗ قَوْلٌ لَّهُمْ بِمَا كَتَبْتَ اٰیٰتِهِمْ وَوِیْلٌ لَّهُمْ

تاکہ اس کے ذریعے سے تھوڑے سے دام دینی دنیاوی فائدے حاصل کریں پس اسوں پر ان پر کہ انہوں نے اپنے اہمیتوں سے انہوں سے انہوں سے انہوں سے

وَمَا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَقَالُوا لَنْ نَمْسَسَ النَّارَ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۚ قُلْ

کہ وہ ایسی کمائی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کتنی کے چند روزے سوا دو فوج کی آگ کہ جو جھپٹے گی (ہی تو) نہیں رہی پھر ان لوگوں کے کہ

اَتَاخُذُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا ۚ فَلَنْ يُّخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلٰی اللّٰہِ

کیا تم نے اللہ سے کوئی اقرار کیا ہے اور اللہ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرے گا؛ یا

وہ پہاڑوں کا زمین

کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں اکثر

تو زلزلوں کی وجہ سے پتے

بڑے پہاڑ ٹپک رہے ہیں

جن پہاڑوں سے خود بخود

آگ نکلتی رہتی ہے اور آتش فشاں

کھلنے میں ان میں ایسی

آفتیں بہت آتی رہتی ہیں

اور ان میں اندھیری اندھیری

دھند سے پہاڑوں کی چوٹیں

پڑ جاتی ہیں اور پہاڑ گر پڑتے

ہیں تو یہ زمین جانا بھیجنا

گر نہ اسے خدا کے حکم سے ہو

ہو کہ اس نے تمام جہاں پر

خاصہ تھا یہ کہ وہانی چڑھنے

کافی و بھاری جلدی ملی خدا

وہ اسے ہی کا نام و نہا ہو خدا

سے ہمارے لئے قاعدے کو

نہ نہیں ہے ۱۲ قل کہ کالج

کر رہے ہیں فطرت کا یہ وہیل

اور سنوں کا اور بعد دونوں

ہائیں انہیں ۱۳ قل مسلمانوں

کہ یہ آیت سن کر کانپ اٹھنا

چاہیے کہ یہ کہم کو کہ مست ہی

کیفیت ان کی قرآن کے

ساتھ ہو ۱۴

النصف

مَا تَعْمَلُونَ ۚ بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَاطِئَتُهُ

بے ہمانے ہوئے اللہ پر جھوٹ بولتے ہو۔ واقعی بات تو یہ ہے کہ جس نے اپنے ہاں ہی اپنی اور اپنے گناہ کے پھیر میں لیا

فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

تو ایسے ہی لوگ جو دوزخی ہیں کہ وہ ہمیشہ دہشتہ دوزخ ہی میں رہیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۚ وَاذْخُلْزَامِيَّتَا بَنِي إِسْرَٰءِيلَ

ایسے ہی لوگ جتنی ہیں کہ وہ ہمیشہ دہشتہ جنت ہی میں رہیں گے اور وہ وقت یاد کرو، جب ہم نے دیکھے بنی اسرائیل کو اپنی غلطیوں سے

لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ ۚ وَالَّذِينَ احْسَنَّا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ

کہہ دئے ساری کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہنا اور رشتہ داروں اور یتیموں اور

الْمُسْكِينِ ۚ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ ثُمَّ

محتاجوں کے ساتھ دینی اور لوگوں سے اچھی طرح دینی کے ساتھ بات کرنا اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہنا پھر

تَوَلَّيْتُمُ الْأَقْلِيَّةَ مِنْكُمْ ۚ وَأَنْتُمْ مُّعْرِضُونَ ۚ وَاذْخُلْزَامِيَّتَا

تم میں سے تنہا آؤ بیٹوں کے سوا (باقی سب) پھر دھتے اور تم لوگ دیکھ ہو رہی، بے پروا کہ نصرت کی طرف متوجہ نہیں ہوئے) اور (وہ قتلہ) کرو

لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ

کہا نہیں میں غزیرہ بنی نہ کرنا اور نہ اپنے شہرؤں سے اپنے لوگوں کو تلاء طن کرنا پھر تم نے (یعنی تمہارے بزرگوں)

أَقْرَبْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ۚ ثُمَّ أَنْتُمْ لَمُؤَلَّرَةٌ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ

(آکر کیا اور تم داس رکنے کے لوگ بھی لڑکی، آکر کرتے ہو کہ وہاں ایسا ہوتا تھا) پھر وہی تم ہو کہ اپنوں کو مارے

وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ

اور غزیرہ بنوں میں سے کچھ لوگوں کے مقابلے میں ناق اور زہری ایک دوسرے کے ملو کا بن کر ان کو ان شہرؤں میں نکال دیتے ہو

وَالْعَدْوَانِ ۚ وَلَنْ يَأْتُوكُمْ أَسْرَىٰ تَقْدِرُهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ

اور وہی لوگ اگر کہیں قید ہو کر تمہارے پاس ردو مانجئے کہ انہیں تو تم جی بھر کر ان کو قتل دیتے ہو حالانکہ اس سے ان کا نکال دینا ہی تم کو ہوتا ہے

أَفَتَوَمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ تَكْفُرُ مِنْ بَعْضِهِ فَخَرَجْنَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ

تو کیا تم ابھی کی بعض باتوں کو مانتے ہو اور بعض کو نہیں مانتے تو جو لوگ تم میں سے ایسا کریں اس کے سوا ان کا اولیٰ کا ہلہ ہو سکتا ہو

ذَٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ لَكُمْ

کہ دنیا کی زندگی میں ان کی رسوائی ہو اور آخر کار قیامت کے دن (دفعہ کے)

أَشَدُّ الْعَذَابِ ۚ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

ہوئے ہی سخت عذاب کی طرف تو انہیں نہیں جائیں اور جو کچھ بھی تم لوگ کرتے ہو اللہ اس سے غیر نہیں کرے یہی ہیں جنہوں نے

۹
ع
۹

وہ دوسرے معنی غزیرہ بنوں
نے یہ بھی لکھے ہیں کہ ان
کو نبی کی تعلیم کرنا ۱۲
منزل

مُؤْمِنِينَ ۝ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اخْتَلَفْتُمْ فِيهَا فَوَعَدْتُمُ الْجَهْلَ

اور تمہارے پاس موسیٰ کھلے رکھے نشان لے کر آئی چکے تھے اس پر بھی تم ان کے دواۓ لینے کو پہلے پہنچے پھر شکوہ پر پیش کیے گئے

مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ۝ وَإِذْ اخْتَلَفْنَا فِيكُمُ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

اور اڑایا کرتے تھے تم (اپنا بھی نقصان کر رہے تھے اور وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم (یعنی تمہارے بزرگوں) سے پکا قول لیا اور رکھو (موجودہ) طور کو

الطُّورَ خُلُوفًا مَّا آتَيْنَكُمُ بِقُوَّةٍ ۚ وَاسْمَعُوا ۚ قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا

اور کہہ دیا کہ یہ کتاب نورافقہ جو ہم نے تم کو دی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور جو کچھ اس میں سمجھا جو اس کی سنو اور اپنے باندھو اس جواب میں

وَأَشْرَبُونَا فَوَيْلٌ لَّكُمُ الْيَوْمَ الْيَوْمَ أَتَيْنَاكُمْ بِآيَاتٍ

اور ان کے لوگوں کی وجہ سے پھٹا (یعنی اس کا ادب) ان کے دل میں سرائت کر گیا تھا اور پیغمبران لوگوں کو کہہ کر کہ انہماں کے دو تو تمہارا ایمان تم کو رہمت ہی دیتا ہے

لَنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ لَكُمْ دَلَالَةٌ إِلَّا خُذُوا عِنْدَ اللَّهِ

(ای پیغمبران لوگوں) کہہ کر اگر خدا کے پاس عاقبت کا گھر خاص کر تمہارے ہی لیے ہے اور

خَالِصَةً مِّنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمْنُوا الْوَيْلَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

دوسرے لوگوں کے لیے نہیں اور تم (اس دعویٰ میں) سچے ہو تو تم سے کی آرزو کرو (ناک جلد بہشت میں جاؤ اہل ہو)

وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَكْبَرُ ۚ مَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝

مگر ان (احمال) بڑی وجہ سے جن کو ان کے ہاتھوں پہلے سے (ذرا) آخرۃ بنا کر (بھیا) جو یہ بھی موت کی آرزو نہیں کر سکتے اور اعلان ظالمین

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُمْ حُرُوفًا فَصَلُّوا عَلَىٰ حَبِيبِهِ ۚ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا يَوَدُّ

اور (ای پیغمبران) کہ تم پر ہاتھ پڑے کہ گویہ لوگ زندگی پر رعب (لوگوں کیسے یاد دہانے مجھے مجھے مجھے میں یہاں تک کہ تم کو بھی (جو قبائلی کی قاتل ہیں) حلقہ میں

أَحَدُهُمْ لَوْ يَعْلَمُ الْفَسْأَنَةَ وَمَا هُوَ مُخْرِجُهُ مِنَ الْعَذَابِ إِلَّا نَجْمًا

ایک ایک چاہتا ہے کہ اسی کا حال اس کی عمر پر اربوں کی ہو اور حال یہ ہو کہ اپنی مدت متناہی ہے (یعنی درازی عمر اس کے خدا کے نجات دینے والی نہیں

وَاللَّهُ بِصِدْقِهِمْ عَلِيمٌ ۚ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجِبْرِيلِ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ

اور جو کچھ بھی یہ لوگ کر رہے ہیں اے اس کو دیکھ رہا ہو (ای پیغمبران لوگوں) کہہ کر جو شخص جبریل (فرشتے) کا دشمن ہو (ہو کرے) یہ (قرآن) ہی (فرشتے)

قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ

تمہارے دل میں (ای) اور (قرآن) ان دنوں کی بھی تصدیق کر رہا ہو جو اس کے زمانہ نزول سے پہلے (موجود) ہیں اور ان لوگوں کے لیے بہت اور

لِلْمُؤْمِنِينَ ۚ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ

جو شخص اے خدا کا دشمن ہو اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسول کی اور خاص کر جبریل (فرشتے) کا

وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ۚ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ

اور یہ کمال (فرشتے) کا تو اے خدا بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے (یہ) اور (ای پیغمبران) کہ تمہارے پاس (ایسی) آیتیں بھیجی ہیں

مل مطلب یہ کہ مشرک جو قبائلی نہیں ملنے ان کا وہابی زندگی پر جریں ہو کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ ان کے نزدیک جو کچھ بھی دنیا کی جو دوسرے غیرت تعجب تو ان لوگوں پر ہو کہ غیبت کے بھی قاتل ہیں اور یہ غیبت کی چند روزہ زندگی پر جریں ہیں ۱۲ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ ان کی کتابوں میں مافوق لوگوں پر جریں کے ہاتھوں خدا کا نازل ہونا بھی مذکور تھا اور اسی وجہ سے یہود و جبریل سے غرض نہ تھے اور یہ صحابہ قرآن کی نسبت فرماتے تھے کہ خدا کی طرف سے جبریل میرے پاس لاتے ہیں تو خدا نے یہود کے اس تو خیال کی تردید یہ فرمائی اور یہ کہ اگرچہ مرقی عباد پر سلطان مع مگر ان میں اور جبریل میں نام نہاد متنبہ کی سبب نسبت ہی اور تمام فرشتے خدا کی لشکر ہیں جو ایک کا دشمن ہو اور دوسرے کا بھی ہوا ۱۲+

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

تِلْكَ اٰمَلِيَّتُهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهٰنَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ

یہ ان کے اپنے خیالی پلا وہیں فل (ایہ بھڑان لوگوں سے کہو اگرچے ہر تو اپنی دلیل پیش کرو بلکہ

مِنْ اَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۝ وَالْخَوَفُ

و واقعی بات تو یہ کہ جس خدا کے آگے سر تسلیم خم کر دیا فل اور وہ نیکو کامی ہو گا اس کے لئے اس کا اجر اس پر ہو گا کہ اس کو جو اور آخر میں (ایکے

عَلَيْهِمْ ۝ اَلَمْ يَخْزَوْنَ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصٰرَىٰ عَلٰی

اور نہ وہ کسی طرح اندوہ خاطر ہوں گے اور یہود کہتے ہیں نصاریٰ کا مذہب کچھ نہیں

شَيْءٌ مِّمَّا قَالَتِ النَّصٰرَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلٰی شَيْءٍ وَهُمْ يَتَّبِعُوْنَ

اور نصاریٰ کہتے ہیں یہود کا مذہب کچھ نہیں مالاخوذہ دودوں فرقی کتاب الہی کے پڑھنے والے ہیں

اَلِكِتٰبِ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاَللّٰهُ

اے طرح ان ہی کی ہی باتیں وہ (مشرکین عرب) بھی کہا کرتے ہیں جو خدا کے حکم حکام بھی نہیں مانتے تو

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَا كَا تُوَافِيهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ

جس بات میں یہ لوگ جھگڑتے ہیں قیامت کے دن امدان میں اس کا فیصلہ کرے گا اور اس سے بڑھ کر ظالم کو کون

مَنْ مِّنْهُمْ مَّسْجِدًا لِلّٰهِ اَنْ يَّنْ كَرَفِيْهَا اَسْمُهُ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۝

جو احدی مسجدوں میں خدا کا نام لے جائے کوئی کہے اور ان کے لیے روٹی کے ڈبے ہے

اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهُلَا اَخٰٓفِيْنَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

یہ لوگ خود اس لائق نہیں کہ مسجدوں میں آئے ہائیں گزرتے (دڑتے) ان کے لیے دنیا میں (بھی)

خَزٰٓى ۝ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ وَبِاللّٰهِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۝

مردمانی پر اور ان کے لیے آخرت میں (بھی) عذاب عظیم اور احدی کلمہ اور یہ

فَاَيُّمَا تَوَلَّوْا فَوَجَّهَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ وَّاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَقَالُوا لَتَنُصِّرُنَا

تو جہاں نہیں (خفیہ کی طرف) مٹو کر لو اور صوبی کو احد کا سامنا ہے شک احد (بھی) انہماش والارا رب کچھ (جانتا ہو) اور کہتے ہیں

اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَسْبَحْنٰهُ بِمَلٰٓئِكَةٍ مُّلَٔتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضُ كُلُّ لَدُنَّا نُنُجِّ

کہ خدا اور لاور کھتا ہی حال (اح) وہ (اس بھڑے سے) بال و کلہ کسی کا جو کچھ آسمان و زمین میں اس کے حکم میں

بِدِيْعِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝ وَاِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهُ كُنْ

دیر (نور) آسمان و زمین کا (وہی) شہر (وہی) اور جہاں کسی کام کا کرنا تھا تو میں اس کی نسبت فرمادیتا ہوں کہ ہو اور

فَيَكُوْنُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يَحْكُمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِنَا

دہ ہو جاتا ہی اور مشرکین عرب (وہ) حکام الہی کچھ بھی نہیں مانتے تھے اس کی عداوت وہم سے کلام میں نہیں کرتا یا ہلکے پاس کوئی نشانی (بھی)

فل خیالی پلا و اردو کا شیعہ مارد
جو کہ غفلتوں سے الگ ہو نہ غفلت
رسدانی آرزوئیں بافتاب اطل
ہو ناہیے ۱۱ فل انکو جہ کے غفلت
سہی تو میں اپنا توجہ جھکا دیا لیکن
اردو میں توجہ جھکانے سے اہل مراد
مائل نہیں ہوتی اس لیے ہم نے عادی
کار جہت کیا یہ ۱۲ فل اب جہاں
وقتوں میں سی شیعہ متلاطم غفلت
سہج میں دوسرے فرستے کے کوڑوں
۱۳ کرنا نہیں پڑے ہیں ان کو اس
آیت سے عبرت لینی چاہیے اور غافل
خدا جل جلالہ سے غفلت کرنا
مردمانی خدمت کی خدمت میں حاضر ہونے
آپ سے ان کو کسی بھی میں نہیں
اور وہیں ان کو ان کے طرز عبادت
کرنے کی اجازت بھی دی ۱۴ فل غفلت
قریش تہذیب اسلام میں پتہ چلا
ان کے جہت کو جو انہماش تھے
کب میں نماز پڑھنے سے منع ہونے
پتہ چلا جس کے سبب سے انہماش
یہاں سے صاحب نماز میں
نہر دست آگاہ پڑے اور کھانا
ایک مار سجدے میں سے کوڑوں کی
خون اور جھڑی خون برہہ دی اور
غفلت
سہولت کا لطف تو نے دن بولی ہی
بہی نہیں باوجود یہ پتہ چلا
کہ کر کہ جہت میں جہت سے اور
جہت کے پتے برس عہد کرنے کے
تے جانا ہوا کہ وہ بھی ایک کج کا
تے والوں سے دانتے دیا اس آیت میں
کہا کہ ان ہی غفلتوں کی طرف تیار
ہو اور وہ جو شیعہ کوئی کی جہت ہو
ہو کر ہی کا آخر کا کلمہ ہو اور خدا
پہلے نماز پڑھنے کے کلمہ سے کہ
جہت کے پتے کے ۱۵ فل
کفار جو مسلمانوں کو خدا کوئی نہیں
پاتے سے منع کرتے تھے تو اس سے
مسلمانوں کو خدا کوئی ہوئی ہوئی
خدا خدا میں ہم خدا کی عبادت نہ کریں
اس آیت میں مسلمانوں کو کسی دی
کہ ان کی جہت روزہ روزہ کوک سے تم
کیوں جہت جہت ہو خدا کوک
موقوف نہیں ہر جہاں ہا ہوا
عبادت کو تمام جہت میں مسلمان

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ خَضَعَ يَعْقُوبُ لِمُوسٰى اِذْ قَالَ لِبَنِيّٖ مَا تَعْبُدُوْنَ
 (ای یہودی جھلا کیا تم راس تفت) موجود تھے جب یہودی کے سامنے موت آگھری ہوئی (اور) اس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں کو کہا کہ میرے بچے اس کی عبادت کرو
 مِنْ بَعْدِيۤ ۚ قَالُوْۤا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اَبَاۡنَاۡكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ
 انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے سبوا اور آپ کے باپ دادوں اور ابراہیم اور اسمعیل
 وَاسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ ۝ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ
 اُردا سنی کے محبوب خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور ہم بھی گے فرماں بردار ہیں (ای یہودی) یہ لوگ تھے کہ اپنے دفتوں میں اہل گزشتہ
 لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْۤا يَعْمَلُوْنَ ۝
 اُن کا کیا ان کو اور تمہارا کیا تم کو اور جو کچھ وہ کر گئے ہیں تم سے اس کی پوچھ گچھ نہیں ہوگی
 وَقَالُوْۤا كُنُوْا مُؤْمِنُوْۤا اَوْ نَضْرِبْكَ قَتْلًا ۚ اَوْ قُلْ بِلَهِّ اِبْرٰهٖمَ حَنِیْفًا ۚ
 اور یہودی اور عیسائی مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی بن جاؤ تو راہ درست پر آؤ ورنہ پیچھے لوگوں کو (دیں) بلکہ ہم ابراہیم پر غصہ
 وَمَا كَانَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ قُلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا ۚ
 اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے مسلمانو! تم یہودی و نصاریٰ کو یہ جواب دے کہ تم تو اللہ پر ایمان لے چکے ہو اور (قرآن) جو ہم پر اتارا اس پر ہم اور
 مَا اُنْزِلَ اِلَیۤا اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوبَ وَاِلٰسَیٰطُوْۤا
 (عیسیٰ) اور ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب پر اتارے گئے ہیں اور
 مَا اُوْتِیَ مُوسٰی وَاٰیٰتِیَ التَّیِّبٰتِ مِنْ رَبِّہِمۡ لَا تَفْرِقُ
 موسیٰ اور عیسیٰ کو جو کتاب ملی راس پر اور جو دوسرے پیغمبروں کو ان کے بعد دیا گئے ملا راس پر ایمان لے چکے ہیں اس کی ایک ہی جگہ کی طرح کی
 بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْہُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ اٰمَنُوْۤا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ
 اور ہم اسی دلیل خدا کے فرماں بردار ہیں کہ اگر تمہاری طرح یہ لوگ بھی اُن ہی چیزوں پر ایمان لے لیں جن پر تم ایمان لے چکے ہو
 بِہٖ فَقُلْ اٰمَنُوْۤا اَوْ اَنْ تُوْلُوْۤا فَاِنَّمَا هُمْ فِیۡ شِقَاقٍ فَمَسٰیۤکِفِیْکُمْ اللّٰہُ
 تو میں راہ درست پر آگئے اور اگر انحراف کریں تو رکھو ہاں یہ (دھاری) ہند پر ہیں (اور نماز پڑھیں) تباہی تو آ رہی ہے ان کے سر سے خدا کا غضب و عذاب
 وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۚ صَبْغَةُ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنْ اللّٰہِ صِبْغَةً ۚ
 اور وہ (سب) کی استعداد اور ہر کچھ کا مال سے واقف و کمال والا ہے ان لوگوں کو کہ تم تو اللہ کے رنگ میں رنگے ہو اور اللہ کے رنگ سے کون کی رنگ بھر سکتا
 وَنَحْنُ لَهُ عٰبِدُوْنَ ۝ قُلْ اَتَحٰجُّوْنَ نَافِلٰی اللّٰہِ وَہُوَ رَبُّنَا وَرُکُّوْۤا وَلَنَا
 اور یہ تو اُن کی عبادت کرتے ہیں (ای یہودی) ان لوگوں کو کہ تم اس کے رنگ میں رنگے ہو اور اللہ کے رنگ سے کون کی رنگ بھر سکتا
 اَلْمَالُ لَنَا وَلَكُمْ اَلْمَالُ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُوْنَ ۚ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ
 اور ہم کو مال ہے علی ہر کچھ کا مال ہے علی ہر خالص اسی کو کہتے ہیں یا تم کہتے ہو کہ ابراہیم

مل یہودی مسلمانوں سے کہتے
 کہ ہم راہ درست پر ہیں ہمارے دین
 میں آدھل ہے اور نصاریٰ کہتے
 ہمارا وہ راستہ ہے جس کا ہے بن
 میں آجائے خدائے مسلمانوں کی
 طرف سے ان کو جواب دیا کہ وہ دونوں
 فرسوں نے اس دین یعنی توحید
 کو چھوڑ دیا اور ہمارا دین اور
 بقا و وحی و تدبیر سے تھے توحید
 یعنی اسراہیم کا تھا اور یہی دین
 اُن کی اولاد موسیٰ و عیسیٰ وغیرہ
 انبیاء علیہم السلام کا تھا اور ہم سب
 کتاب الہی کی کہتے ہیں اور ہم کی
 کہتے ہیں ہر ایک کو نہیں
 ملنے منزل سے یہودی
 حضرت عیسیٰ علی نبوت تکمال
 نہیں امدائیل کو نہیں ملنے
 اور یہودی اور عیسائی دونوں
 اسلام سے منحرف ہیں اور قرآن
 کو نہیں ملنے ۱۲۔

یہودی مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ ہم راہ درست پر ہیں ہمارے دین میں آدھل ہے اور نصاریٰ کہتے ہمارا وہ راستہ ہے جس کا ہے بن میں آجائے خدائے مسلمانوں کی طرف سے ان کو جواب دیا کہ وہ دونوں فرسوں نے اس دین یعنی توحید کو چھوڑ دیا اور ہمارا دین اور بقا و وحی و تدبیر سے تھے توحید یعنی اسراہیم کا تھا اور یہی دین اُن کی اولاد موسیٰ و عیسیٰ وغیرہ انبیاء علیہم السلام کا تھا اور ہم سب کتاب الہی کی کہتے ہیں اور ہم کی کہتے ہیں ہر ایک کو نہیں ملنے منزل سے یہودی حضرت عیسیٰ علی نبوت تکمال نہیں امدائیل کو نہیں ملنے اور یہودی اور عیسائی دونوں اسلام سے منحرف ہیں اور قرآن کو نہیں ملنے ۱۲۔

يَلْعَنَهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ ۚ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَ

جن پر خدا لعنت کرتا ہو اور دنیا بھی (کے) لعنت کرنے والے بھی، اُن پر لعنت کرتے ہیں مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی حالت کی اصلاح کر لی اور

بَيَّنُّوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ

دروغہ کو کتاب میں صاف صاف بیان کر دیا تو یہی لوگ ہیں جن کی توبہ ہم قبول کرتے ہیں درہم تو توبہ کے، بڑے قبول کرنے والے مہربان ہیں جو لوگ

كَفَرُوا أَوْ مَا تُوُوا هُمْ كُفَّارًا ۚ وَلِلَّهِ الْمُلْكُ وَالنَّاسُ

دوست ہیں اور حق سے انکار کرتے ہیں اور انکار ہی کی حالت میں سرگئے یہی ہیں جن پر خدا کی لعنت اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی

أَجْمَعِينَ ۚ خُلِدِينَ فِيهَا لَا يَخْفَفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ

سب کی۔ ہمیشہ (میشہ) اسی (پھانکار) میں رہیں گے نہ تو ان (پر) سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو (غرض ایک ہی جگہ میں) مہلت ہی ملے گی

وَالْهَكْمُ لِلَّهِ وَاحِدٌ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۚ إِنَّ فِي خَلْقِ

اور دروگہ، تمہارا معبود (تو وہی) خدا ہے واحد ہر اُس کے سوا کوئی معبود نہیں بڑا رحیم کرنے والا مہربان ہے بے شک

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي

آسمانوں کے، اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے اول بدل میں اور جہازوں میں جو

فِي الْبَحْرِ يَمِينُفَعُ النَّاسُ مَا أُنْزِلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَخَيَا

لوگوں کے فائدے کی چیزیں (یعنی مال تجارت) سمندر میں لے کر پھرتے ہیں اور زمین میں جس کو اللہ آسمان سے برساتا ہے پھر

بِهِ الْأَرْضُ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَتْ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ

اُس کے ذریعے سے زمین کو اُس کے لئے (یعنی فسادہ سے) پچھے پھر زندہ (یعنی شاداب) کرتا ہے اور ہر قسم کا زوال میں خدائی سے زمین پر پھیلائی گئی

الرِّيحِ وَالسَّحَابِ الْمُسْتَفْرِيقِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَتَّبِعُ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

اور ہلوں میں جو (خدا کے) آسمان زمین درمیان گھرے ہوئے ہیں (غرض ان سب چیزوں میں) ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں (خدا کی) عقلی

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا (ادوں کو بھی) شریک (خدا) ٹھہراتے (اور) کسی نسبت خدا سے کبھی جلیسے کوئی محبت اُن سے رکھتے ہیں

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الَّذِي وَنَ

اور جو ایمان لائے ہیں اُن کو (دوستی) بڑھ کر خدا کی محبت ہوگی اور جو بات (ان) ظالموں کی عذاب کیجئے نہ ہو جو بڑے سنگی (کی) کاشاب سوچہ پڑتی

الْعَذَابِ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ۖ إِذْ تَبَرَأَ

کہ ہر طرح کی قوت (اللہ کی) اور (نیز) یہ کہ اللہ کا عذاب (یعنی سختی) اور ایسا غیر صداقت ہو گا کہ اُس وقت

الَّذِينَ اتَّبَعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا أَوْ أَوَّلَ الْعَذَابِ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمْ

گزہ (پہلے) جلیجے جانٹوں سے دست بردار ہو جائیں گے اور عذاب (انہوں سے) دلچسپی کے اور ان کے داپس کے

منزل

۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

جمع

۲

غیر مقتدرین کی طرف سے

کسی کی طرف سے

مذہب کی طرف سے

کون کی طرف سے

کون کی طرف سے

کون کی طرف سے

کون کی طرف سے

الْمُؤْمِنِينَ ۝ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ

ایمان والوں کے جواب کو متعلق نہیں ہونے دیتا (راوی ہیں) جو لوگ

مَا اَصَابَهُمْ الْفَرَحُ ۝ فَالَّذِينَ احْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا الْاَجْرَ الْعَظِيمَ ۝

زخم کھائے پیچھے خدا اور رسول کے بھانسنے پر عمل کرتے ہوئے ایسے نیکو کار اور تقویٰ کے لیے بڑے اجر ہیں

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ ۝

دیکھ وہ لوگ ہیں جن کو لوگوں نے کہا کہ خبر دی کہ مخالف ہلوگوں کا شمار سنا دینے کے لیے بڑی جمع کی ہو رہا ہے، ان سے ڈرتے رہنا

فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۝ وَقَالُوا احْسِنَا لِلّٰهِ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلَبُوا

تو دیکھ جس کا اس خبر کو سن کر اسلام کی طرف سے شک کرتے تھے، اس سے ان کے یقین اور زیادہ مضبوط ہو گئے اور بدل گئے کہ ہم کو اللہ کی طرف سے

بِنِعْمَةِ رَبِّنَا وَلِلّٰهِ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝ ثُمَّ سَوَّاهُمْ وَابْعَثْنَاهُمْ

اللہ والہ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ۝ اِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ

اللہ کی طرف سے بڑا کرم ہے (رسول اللہ) اور اللہ کا فضل بڑا ہی یہ ہے کہ جس ایک شیطان تھا جو قوم مسلمانی کے لیے فتنوں کا ذرا دیا تھا

اُولَیِّئَآءِ هُمْ لَا يَخَافُوهُمْ وَاَخَافُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَیْسَ لَكَ

الَّذِيْنَ یَسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ اِنَّهُمْ لَنْ یَضُرُّوْا اللّٰهَ شَیْءًا ۝ لَیْرِدُ

اللّٰهُ اَلَّا یَجْعَلَ لَهُمْ حِطًّا فِی الْاٰخِرَةِ ۝ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اِنَّ

الَّذِیْنَ اٰسْتَرَوْا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ لَنْ یَضُرُّوْا اللّٰهَ شَیْءًا ۝ وَلَهُمْ

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ وَلَا یَحْسِبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّھُمْ مُّغْنٰی لَھُمْ خِیْرًا

لَا نَفْسِھُمْ اِنَّمَا مَلِےْ لَھُمْ لَیْرَدَا وَاِلٰھُا ۝ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّہِیْنٌ

مَا کَانَ اللّٰهُ لَیْذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتٰی یَسِیْرَ

